عمران سیریز

# ڈاٹ کام

منظر کلیم ایم۔اے



www.paksociety.com

www.Paksociety.com

عمران سیریز

# ماکازونگا

مظہر کلیم ایم۔اے









جیسے ہی عمران نے چھلانگ لگائی اور طیارہ پھر مڑ کر اپنی منزل کی طرف چلا۔ کیپٹین شکیل، صفدر اور جولیا دوبارہ اپنی سیٹوں کی طرف بڑھے۔ وہ تینوں اپنی اپنی جگہ سخت پریشان تھے کہ نجانے عمران پر کیا گزرے گی طیارے کہ مسافر سارے ان تینوں کو عجیب نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ چند ایک نے تو ان سے سوالات بھی پوچھے لیکن انہوں نے کچھ بتلانے سے انکار کر دیا۔

کیمرے کے متعلق ان تینوں میں کسی کو بھی معلوم نہیں تھا کہ وہ کیمرہ کیا تھا انہوں نے تو یہ سمجھا تھا کیوں کہ وہ سیاح بن کر نیویارک جا رہے ہیں اس لئے عمران نے ایک کیمرہ بھی ساتھ لے لیا لیکن اب انہیں معلوم ہوا کہ یہ کیمرہ بشر طیکہ یہ کیمرہ ہو کوئی انتہائی اہم چیز تھی کیپٹین شکیل سوچ رہا تھا کہ وہ شخص کون تھا اور اسے اس کیمرے کے متعلق معلومات کہاں سے ملیں؟ صفدر اور جولیا سوچ رہے تھے کہ نیویارک جا کر وہ کیا کریں گے کیوں کہ انہیں بذات خود کوئی معلومات نہ تھیں سب کچھ عمران کو معلوم تھا اور عمران نہ جانے کب نیویارک پہنچے لیکن وہ سب بے بس تھے ان تو آئندہ کالائحہ عمل نیویارک جا کر ہی بنایا جا سکتا ہے اس لئے وہ اپنی اپنی جگہ خاموش بیٹھے رہے۔



ایک گھنٹے کے بعد طیارہ نیویارک ائرپورٹ پر لینڈ کر رہا تھا لیکن صفدر وغیرہ یہ دیکھ کر پریشان ہو گئے کہ ائیر پورٹ پر ہر طرف پولیس ہی پولیس نظر آ رہی تھی صفدر سمجھ گیا کہ پائلٹ نے اس واقعے کی اطلاع ائیر پورٹ

پردے دی ہے اب سوالات اور تفتیش کا ایسا چکر چلتا نظر آتا تھا کہ جان چھڑانی مشکل ہو جاتی۔ اس لئے صفدر نے شکیل کے کان میں سرگوشی اور شکیل نے جولیا سے کہا طیارہ ابھی تک ایئرپورٹ کے چکر لگا رہا تھا۔

جیسے ہی طیارہ چکر لگاتا ہوا شہر کی ایک طرف سے گزرا ان تینوں نے اس لمحے اپنے پستول نکال کر کھڑکیوں سے نیچے پھینک دیئے ان کی اس حرکت کو کسی نے محسوس نہ کیا کیونکہ تمام لوگ اترنے کی تیاریوں میں مشغول تھے اب ان تینوں نے اطمینان کا سانس لیا کیونکہ کم از کم وہ اس کہانی سے ہی منکر ہو جاتے تو پستول کی عدم موجودگی اس بات میں وزن پیدا کر دیتی آہستہ آہستہ طیارہ ایئرپورٹ پر اتر گیا جیسے ہی طیارہ پولیس نے طیارے کو گھیرے میں لے لیا مسافر باری باری اترنے لگے صفدر اور جولیا بھی نیچے اترے پولیس کے پاس کھڑی ایئر ہوسٹس نے ان کی طرف اشارہ کیا اور پولیس نے انہیں ایک طرف آنے کی ہدایت کی۔ انہوں نے چہرے پر حیرت کے تاثرات پیدا کئے اتنے میں کیپٹین شکیل بھی نیچے اتر آیا ایئر ہوسٹس کے اشارے پر اسے بھی ایک طرف بلا لیا، انہوں نے ایک آفیسر سے اس بارے میں احتجاج کیا کہ انہیں کیوں روکا جا رہا ہے لیکن وہ انہیں لے کر ایئرپورٹ کی ایک عمارت کی طرف چلے گئے۔ وی آئی پی روم میں لے جا کر ان پر سوالات کی بوچھاڑ کر دی لیکن وہ تینوں صاف مکر گئے کہ انہیں اس واقعہ کا کوئی علم نہیں، اور نہ ہی ان کا کوئی چوتھا ساتھی تھا لیکن پولیس آفیسر مطمئن نہ تھے ان کی تلاشی لی گئی لیکن ان کے پاس سے پستول قسم کی کوئی چیز برآمد نہ ہوئی پولیس آفیسر حیران تھے کہ یہ کیا ماجرا ہے؟ بہرحال وہ انہیں مزید تفتیش کے لیے ہیڈ کوارٹر کی طرف لے چلے راستے میں صفدر نے کیپٹین شکیل اور جولیا کی طرف مخصوص لہجے میں اشارہ کیا ان دونوں نے سر ہلا دیا اور پھر ادھر ادھر دیکھنے لگے اب وہ فرار کی سوچ رہے تھے، کیوں کہ اس کے علاوہ کوئی اور چارہ نہ تھا جیسے



ہی کسٹم حد سے باہر نکلے تو صفدر تیزی سے اور ایک دس منزلہ عمارت کے صدر دروازے میں گھس گیا پولیس آفیسر زپریشان ہو گئے وہ صفدر کو پکڑنے کے لئے دوڑے اب کیپٹین شکیل کی باری تھی۔ اس نے انتہائی جرات کا مظاہرہ کیا اور پاس سے گزرنے والی ایک موٹر سائیکل کی پچھلی سیٹ پر جمپ لگا دیا موٹر سائیکل تیزی سے گزر رہی تھی، یہ ایک اندھی چھلانگ تھی کہ وہ ٹھیک موٹر سائیکل کی پچھلی سیٹ پر جا بیٹھا پھر تو وہ موٹر سائیکل سے چمٹ گیا دھکا لگنے سے موٹر سائیکل کا توازن بگڑنے لگا لیکن موٹر سائیکل سوار بھی کوئی تھا جس نے کنڑول کر لیا پہلے تو ساتھ جانے والے سپاہی گھبرا گئے مگر فوراً انہوں نے ریوالور چلا دیئے مگر اتنی دیر میں کیپٹین شکیل ان کی رینج سے باہر ہو گیا تھا اب انہوں نے جولیا کی طرف توجہ دی تو وہ غائب تھی۔ جولیا دراصل انتہائی پھرتی سے ایک کھڑی ہوئی کار کے پیچھے رینگ گئی تھی اب تو سب پولیس والے گھبرا گئے، سیٹوں پہ سیٹیاں بجنے لگیں صفدر اس عمارت کے صدر دروازے سے ہوتا ہوا پچھلے دروازے سے گزر گیا چلتے چلتے اس نے مونچھیں اتار دیں اپنا کوٹ الٹ کر پہن لیا۔ اس کا کوٹ ڈبل تھا، ایسے کوٹ مخصوص طور پر سیکرٹ سروس والوں کے لئے بنائے گئے تھے۔ اب صفدر کافی حد تک بدل چکا تھا اس نے راہ جاتی ایک ٹیکسی روکی اور پھر اس میں سوار ہو کر اسے رائل پارک جانے کو کہا چاروں طرف پولیس پھیل چکی تھی مگر صفدر اطمینان سے ٹیکسی میں بیٹھا ہوا تھا وہ بیٹھا ہوا ان حالات پر غور کر رہا تھا جن سے ناگہانی طور پر انہیں نپٹنا پڑ گیا اس نے ٹیکسی ایک مچھیروں کی بستی جا کر رکوا دی یہاں اسے معلوم تھا کہ اس کی مملکت کا ایک جاسوس رہتا ہے جو نیویارک میں اس کے ملک کی طرف سے کام کرتا تھا ایسے جاسوس ہر ملک میں پھیلے ہوئے تھے اور پچھلی بار عمران کے ساتھ نیویارک آنے پر اس کا پتہ معلوم ہوا تھا پولیس سے بچنے کے لئے اس سے بہتر فی الحال اسے

کوئی اور جگہ نظر نہیں آرہی تھی وہ ہلکے ہلکے قدم اٹھاتا جھونپڑیوں سے گزرتا گیا ایک پرانی سی جھونپڑی کے دروازے پر تین دفعہ مخصوص انداز سے دستک دی چند لمحوں بعد دروازہ کھولنے والا ادھیڑ عمر کا مچھیرا تھا اس نے حیرانی سے صفدر کو دیکھا صفدر نے آہستہ سے ایکسٹو کا لفظ کہا اور مچھیرے کے چہرے پر پھیلی حیرت یک لخت دور ہو گئی وہ ایک طرف ہو گیا۔اور صفدر سر جھکا کر جھونپڑی میں داخل ہو گیا تھوڑی ہی دیر بعد اسے ایک دوسری کہانی سنا رہا تھا ادھر کیپٹین شکیل کی موٹر سائیکل کافی دور تک چلی گئی لیکن توازن سنبھلتے ہی اس نے موٹر سائیکل روک دی لیکن کیپٹین شکیل نے اپنا فاؤنٹن پن نکال کر اس کی کمر سے لگا دیا اور اسے پستول کی دھمکی دے کر موٹر سائیکل چلانے پر مجبور کر دیا۔موٹر سائیکل سوار نے موٹر سائیکل دوبارہ بھگانا شروع کر دیا کیپٹن شکیل اسے ایک گلی میں لے گیا اور پھر ایک ہی مکے سے موٹر سائیکل سوار کو بے ہوش ہونے پر مجبور کر دیا اب موٹر سائیکل کیپٹن شکیل کے ہاتھ میں تھا اور وہ اسے گلیوں میں بھگا رہا تھا وہ سوچ رہا تھا کہ اب وہ کہاں جائے کیوں کہ اس میک اپ میں کسی ہوٹل میں جانا پولیس کے ہاتھوں میں جانے کے مترادف تھا اور دوسری جگہ اس کے علم میں نہیں تھی آخر کار موٹر سائیکل اس نے ایک سڑک پر چھوڑ دی اور خود پیدل گلیوں میں چلنے لگا چلتے چلتے جب وہ تھک گیا تو اس نے ایک گلی میں ایک مکان کے دروازے پر دستک دی دروازہ فوراً کھل گیا۔کھولنے والا صورت سے کوئی بدمعاش نظر آرہا تھا۔

کیا بات ہے؟ وہ آدمی غرایا۔

میرے پیچھے پولیس لگی ہوئی ہے مجھے پناہ دو کیپٹن شکیل نے التجائیہ لہجے میں کہا۔

پولیس۔اچھا اندر آجاو۔اس آدمی نے راستہ چھوڑ دیا۔



صدر دروازے کے آگے ایک تنگ سی گلی تھی کیپٹن شکیل اس آدمی کے پیچھے پیچھے چلتا رہا۔گلی سے گزر کر وہ ایک بہت بڑے ہال میں آگئے یہاں میزیں بچھی ہوئی تھیں جن پر جوا کھیلا جا رہا تھا کیپٹن شکیل اس اتفاق پر حیران تھا کہ کس طرح وہ خود بخود ایک خفیہ جوئے خانے میں آنکلا گروہ اس کے سردار کو مطمئن کرنے میں کامیاب ہو گیا تو پھر فی الحال وہ پولیس کے پھندے سے بچ جائے گا وہ شخص ہال میں سے گزر کر پھر ایک راہداری میں گھس گیا کیپٹن شکیل اس کے پیچھے تھا۔راہداری سے چلتے چلتے وہ شخص ایک دروازے کے سامنے جا کر رک گیا۔اس کے دروازے پر دستک دی۔

آجاؤ۔ایک غراہٹ آمیز آواز آئی۔

دروازہ کھل کر کیپٹن شکیل اور وہ شخص اندر گیا۔

اندر ایک لمبی چوڑی میز کے پیچھے ایک ☆☆☆☆ بھاری بھرکم شخص بیٹھا تھا میز پر شراب کی بوتل کھلی پڑی تھی۔اس شخص کی آنکھیں سرخ تھیں۔کیا بات ہے بوٹو یہ کون ہے؟اس بھاری بھرکم آواز نے پوچھا کیپٹن شکیل نے اس سردار کو دیکھ کر اطمینان کا سانس لیا کیوں کہ وہ پہچان گیا تھا کہ یہ نیویارک کا مشہور غنڈہ "جیگر" ہے جسے نیویارک کی پولیس کانپتی ہے اور جیگر اس کا دوست تھا چند سال پہلے جب وہ ایک ملٹری آپریشن کے لئے یہاں موجود تھا تو ایک موقع پر اتفاقی طور پر اس نے جیگر کی جان بچائی تھی۔چنانچہ جیگر اس کا ممنون تھا وہ کافی دن جیگر کے ساتھ ایک ہوٹل میں بھی رہا جیگر اس ہوٹل کا مالک تھا لیکن اس کے اس خفیہ اڈہ کا پتہ کیپٹن شکیل نہیں تھا یہ تو اتفاق کہ وہ یہاں پہنچنے میں کامیاب ہو گیا۔

جناب یہ شخص غیر ملکی ہے اور پولیس سے بچنے کے لئے یہاں آیا ہے۔بوٹو نے مؤدب ہو کر جواب دیا۔

تمہارا دماغ خراب ہے جو ہر شخص کو اس جگہ لے آتے ہو، ہو سکتا ہے کہ یہ کوئی سی آئی ڈی کارندہ ہو جیگر غرایا۔

نہیں جناب بوٹو سے سی آئی ڈی کا کوئی کارندہ چھپا ہوا نہیں۔

میں سی آئی ڈی کا کارندہ نہیں ہوں جیگر کیپٹن شکیل نے اطمینان سے کہا جیگر نے جیسے ہی اپنا نام سنا بری طرح چونکا اور جیگر کے ساتھ ساتھ بونو بھی بری طرح چونک اٹھا۔

تم میرا نام کیسے جانتے ہو؟ جیگر کی آنکھیں کیپٹن شکیل پر جمی ہوئی تھیں اس کی آنکھوں کی سرخی بڑھتی جا رہی تھی کیپٹن شکیل نے جواب دینے کی بجائے بونو سے ایمونیا کی بوتل لے آنے کو کہا۔

جیگر میں میک اپ میں ہوں، اس لئے تم مجھے نہیں پہچان سکے ایمونیا کی ایک بوتل منگواؤ پھر مجھے پہچان جاؤ گے میں تمہارا دوست ہوں۔

کیا نام ہے تمہارا۔ جیگر نے کاٹ کھانے والے انداز میں پوچھا۔

شکیل جس نے آج سے پانچ سال پہلے پیراڈائز ہل پر تمہاری جان بچائی تھی۔

اوہ شکیل ہو۔۔ ٹھیک ہے تمہارا جسم اس سے ملتا ہے لیکن چہرہ خیر تم ہی کہہ رہے ہو کہ تم میک اپ میں ہو پھر اس نے بونو کو ایمونیا کی بوتل لانے کو کہا بونو نے اسی کمرے کی ایک الماری سے ایمونیا کی بوتل سے منہ دھویا اور پھر رومال سے پونچھ ڈالا اب وہ اپنی اصلی شکل میں تھا جیگر نے اسے دیکھتے ہی خوشی کا نعرہ لگایا اور کرسی سے اٹھ کر کیپٹن شکیل کو گلے سے لگا لیا تم یہاں کیسے پہنچے ہو اس نے حیرت سے پوچھا اور کیپٹن نے من گھڑت کہانی سنا کر جیگر کو مطمئن کر دیا۔



ادھر جولیا کو سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا فوری طور پر تو وہ ایک کار کے پیچھے رینگ گئی تھی لیکن اس کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ وہ کدھر جائے کیوں کہ پولیس کی سیٹیاں اور پٹرول کاروں کے سائرن سے پورا علاقہ گونج اٹھا تھا۔ اب چیکنگ کا دائرہ ہر لمحہ وسیع سے وسیع تر ہوتا چلا جا رہا تھا جولیا تیزی سے ایک کار سے دوسری کار کے پیچھے رینگ رہی تھی یہ بھی غنیمت تھا کہ وہ جگہ اس پورے علاقے کی پارکنگ پلیس تھی اس لئے سینکڑوں کی تعداد میں کاریں کھڑی تھیں جولیا نے جیسے ہی ایک کار کی سائیڈ سے سر نکالا اسے سامنے ہی دو سپاہی اپنی طرف آتے نظر آئے وہ فوراً کار کی دوسری طرف مڑ گئی اس نے ایک لمحہ کے لئے سوچا اور پھر کار کے دروازے کے ہینڈل پر زور دیا اتفاق سے کار لاک نہیں تھی اس لئے فوراً دروازہ کھل گیا۔ جولیا تیزی سے پچھلی سیٹوں کے درمیان دبک گئی اور دروازہ آہستہ سے بند کر دیا وہ سپاہی تو گزر گئے لیکن اب ہر طرف سپاہیوں کے بھاری بوٹوں کی آوازیں آس پاس ہر چہار طرف سے آنی شروع ہو گئیں اب جولیا حیران تھی کہ وہ کیا کرے کیوں کہ کب تک یہاں پڑی رہتی اگر کار کے مالک آئے تو وہ فوراً گرفتار ہو جائے گی لیکن اب باہر نکلنے کا بھی موقع باقی نہیں رہا تھا کیوں کہ اب تو پولیس کے قدموں کی آوازیں اسے مستقل کار کے ارد گرد آنی شروع ہو گئی تھیں۔ اس لئے وہ تن بہ تقدیر وہیں دبکی پڑی رہی اچانک اس کار کا دروازہ کھلا اور ایک شخص ڈرائیور کی سیٹ پر آکر بیٹھ گیا اور پھر کار آہستہ آہستہ رینگنے لگی جولیا نے دل ہی دل میں خدا کا شکریہ ادا کیا کہ کار والا اکیلا تھا اگر اس کے ساتھ دوسرے لوگ ہوتے تو وہ فوراً پکڑے جاتے اب کار کھلی سڑکوں پر آگئی تھی اس کی رفتار بھی کافی تیز تھی جولیا نے آہستہ سے سیٹوں سے باہر نکال کر ادھر ادھر دیکھا۔ اس نے دیکھا کہ کار چلانے والا ایک خوش پوش نوجوان تھا جو بڑے اطمینان سے کار چلا رہا تھا۔

اسے شائد معلوم نہیں تھا کہ وہ پولیس کی مطلوبہ مجرمہ کو اپنے ساتھ لئے جارہا ہے جولیا اب آئندہ کے متعلق سوچنے لگی کیوں کہ اس بار ان کے ساتھ عجیب وغریب واقعہ پیش آیا تھا،

نہ جانے کیپٹن شکیل اور صفدر کہاں ہوں گے اچانک کار ایک کوٹھی کے کمپاؤنڈ میں مڑ گئی جولیا دوبارہ سیٹوں میں دبک گئی کار آہستہ آہستہ پورچ میں جاکر رک گئی نوجوان نے کار کا دروازہ کھولا اور سیٹی بجاتا ہوا کوٹھی میں داخل ہو گیا، جولیا آہستہ سے باہر نکلی اور کوٹھی کے صدر دروازے سے باہر نکل گئی اب وہ سوچ رہی تھی کہ کہاں جائیں اور پولیس سے کس طرف بچے ایک لمحہ کے لئے اس نے سوچا کہ رات کسی غیر معروف ہوٹل میں گزار دے لیکن اسے معلوم تھا کہ پولیس سب سے پہلے ہوٹلوں کو چھانے گی آخر اس نے یہ سوچا کہ کسی کوٹھی میں paying guests بطور کے رہ پڑے گی نیویارک میں paying guests کا رواج عام تھا اس لئے جولیا نے نزدیک ہی ایک کوٹھی کا رخ کیا تین چار کوٹھیاں پھرنے کے بعد آخر کار اسے ایک معقول جگہ مل گئی اب کوٹھی میں وہ ہر طرح محفوظ ہو گئی۔ عمران کیمرہ کاندھے پر لٹکائے دوبارہ پہاڑی پر چڑھنے لگا اس کی رفتار خاصی تیز تھی۔ وہ جلد از جلد پہاڑی پر پہنچنا چاہتا تھا تقریباً ایک گھنٹے کی لگاتار چڑھائی کے بعد وہ پہاڑی کی دوسری طرف ایک بہت بڑا میدانی علاقہ تھا جس میں جابجا بڑے بڑے ٹیلے تھے درمیاں میں بل کھاتی ہوئی ایک سڑک موجود تھی عمران سڑک پر چلنے لگا اچانک اسے خیال آیا کہ یہاں کے لوگوں نے پیراشوٹ اترتے ضرور دیکھے ہوں گے اس لئے اگر انہوں نے یہاں کی پولیس کو اطلاع دے دی تو پولیس یہ تمام علاقہ چھان مارے گی اور عمران ان حالات میں کسی طور پولیس کے ہاتھوں میں نہیں آنا چاہتا تھا لیکن کافی دیر چلنے کے باوجود اسے کوئی پولیس مین نظر نہیں آیا اب اسے اطمینان ہو گیا کہ یا تو شائد کسی نے



پیراشوٹ اترتے نہیں دیکھا اگر دیکھا ہے تو اطلاع نہیں دی یا یہاں عموماً پیراشوٹ اترتے رہتے ہوں گے اس لئے کسی نے توجہ نہیں دی بہر حال جو کچھ بھی ہوا اس کے لئے صورت حال فائدہ مند تھی وہ تیزی سے سڑک پر چلتا گیا اب وہ میدان ختم ہو گیا تھا اور دور تک کھیتوں کا سلسلہ نظر آتا تھا عمران کے کپڑے بھی اسی اثناء میں سوکھ گئے تھے اس لئے اب وہ چلنے میں زیادہ تیزی پیدا کر سکتا تھا وہ سوچ رہا تھا نہ جانے کیپٹن شکیل، صفدر اور جولیا پر کیا گزری ہو گی چلتے چلتے وہ ایک گاؤں میں پہنچ گیا یہاں آکر اسے معلوم ہوا کہ یہ امریکہ کا ایک دور افتادہ گاؤں ہے اور نیویارک یہاں سے تقریباً دو سو میل ہے یہاں سے نزدیک ترین شہر 40 میل تھا اب وہ جلد از جلد اس شہر میں پہنچنا چاہتا تھا آخر اسے ایک شخص ایسا مل گیا جو اپنی ویگن پر سبزی لے کر شہر جا رہا تھا۔ عمران بھی اس کے ساتھ شامل ہو گیا تقریباً ڈیڑھ گھنٹے کے بعد وہ لوگ شہر پہنچ گئے عمران سیدھا ایک ہوٹل میں گیا وہاں جاکر اس نے کھانے کا آرڈر دیا اور کھانے کا انتظار کا وقت کاٹنے کے لئے اس نے اخبار اٹھا لی لیکن پہلے صفحے پر نظر پڑتے ہی وہ چونک اٹھا کیوں کہ اس میں دو مردوں اور ایک عورت کا ائیر پورٹ سے پراسرار افراد کا حال دیا ہوا تھا کہ کس طرح وہ پولیس کو جل دے کر غائب ہو گئے اور انتہائی کوششوں کے باوجود اب تک ان کا پتہ نہیں چل سکا اس میں ان کے کسی چوتھے ساتھ کے متعلق بھی لکھا ہوا تھا اخبار میں ان تینوں کے حلئے بھی درج تھے۔ جس سے عمران سمجھ گیا کہ یہ شکیل، صفدر اور جولیا ہیں وہ سوچ رہا تھا کہ یہ تینوں نیویارک میں کہاں چھپے ہوں گے حالانکہ اخبار میں تو درج نہیں تھا لیکن وہ سمجھ گیا کہ طیارہ کے پائلٹ نے پولیس کو اطلاع دی ہو گی اور وہ تینوں مقامی پولیس سے بچنے کے لئے فرار ہو گئے ہوں گے۔ ان حالات میں اب اس کے لئے اور بھی ضروری ہو گیا تھا کہ وہ جلد از جلد نیویارک پہنچے اور حالات کو سنبھالے کیونکہ کل سے میٹنگ

شروع ہو رہی تھی۔ ویٹر کھانا لے آیا تو اس نے بھی جلدی جلدی کھانا کھایا اور بل ادا کر کے باہر نکل آیا ہوٹل کے باہر ایک پبلک بوتھ تھا عمران اس میں گھس گیا اور ڈائرکٹری سے ائیر پورٹ انکوائری نمبر دیکھ کر اس نے ائیر پورٹ انکوائری کو رنگ کیا یہ اس کی انتہائی خوش قسمتی تھی یا محض ایک اتفاق کہ دس منٹ کے بعد ایک فلائٹ نیویارک جا رہی تھی وہ فوراً ٹیکسی پکڑ کر ائیر پورٹ روانہ ہو گیا اور تقریباً 45 منٹ بعد وہ نیویارک کے ہوائی اڈے پر اتر رہا تھا یہ چونکہ ایک مقامی سروس تھی اس لئے کسی نے بھی اس سے پاسپورٹ چیک نہ کیا اور وہ اطمینان سے چلتا ہوا ائیر پورٹ کی بلڈنگ سے باہر آ گیا۔ اب وہ فوراً C-I-B کے سربراہ سے ملنا چاہتا تھا۔ کیوں کہ کل کی میٹنگ کی سربراہی بھی C-I-B ہی کر رہی تھی چنانچہ اپنی آمد کی اطلاع بھی انہیں دینی تھی۔ اور اس کے بعد اپنے ساتھیوں کو بھی ڈھونڈنا تھا اس لئے اس نے ٹیکسی ڈرائیور کو منکن روڈ پر چلنے کو کہا منکن روڈ پر ایک بہت بڑی عمارت میں C-I-B کا ہیڈ کوارٹر تھا۔

عمران یونہی کمرے میں داخل ہوا تو اسے ایک چوکیدار نے دروازے پر ہی روک لیا۔

اے مسٹر تم اندر کہاں جا رہے ہو،

چوکیدار کی آواز میں تلخی نمایاں تھی۔

اپنی خالہ کے گھر جا رہا ہوں تمہاری کوئی دھونس ہے عمران اپنے مخصوص لہجے میں بولا۔

تمہارا دماغ خراب ہے۔ چلو بھاگو یہاں سے چوکیدار حیرت سے اس خوش پوش شخص کو دیکھ رہا تھا۔

کیوں کیا میرے خالو مسٹر کاپل اس گھر میں نہیں رہتے، عمران نے جسم کو لچکاتے ہوئے کہا۔

مسٹر کاپل۔



ہاں ہاں مسٹر کاپل وہی موٹے سے بند گلے کی جیکٹ پہنے اور نیلے رنگ کا مفلر پہنتے ہیں منہ میں ہر وقت پائپ رکھتے ہیں وہی تو ہیں میرے خالو، عمران تیزی سے بولتا چلا گیا۔

مسٹر کاپل ہیں تو سہی مگر یہ دفتر ہے گھر نہیں،

چوکیدار اب نرم پڑ گیا۔

چلو گھر نہ سہی دفتر ہی سہی تم کاپل صاحب کو جا کر کہو کہ آپ کا بھتیجا عمران آیا ہے دیکھو کیسے بلاتے ہیں ہمیں۔

اگر نہ بلایا اور مجھے ڈانٹ پڑ گئی تو۔

چوکیدار شش و پنج میں بولا۔

اگر نہ بلایا تو سو روپے دوں گا اور اگر بلایا تو روپیہ تم مجھے دینا۔

چوکیدار اب بھی شش و پنج میں تھا عمران کی خوش پوشاکی کو دیکھ کر وہ جانا چاہتا تھا لیکن اس کی باتیں اسے کوئی مخبوط الحواس ثابت کرتی تھیں بہر حال چند لمحے کی ہچکچاہٹ کے بعد وہ اندر چلا گیا عمران گیٹ سے گزرنے والی لڑکیوں کو دیکھ کر سیٹیاں بجا رہا تھا اور ایک لڑکی کو تو اس نے باقاعدہ آنکھ ماردی لڑکی مسکرائی اور رک گئی۔ مگر عمران اس دوران دوسروں کو آنکھ مارنے میں مشغول ہو گیا لڑکی کے چہرے پر حیرت کے آثار ظاہر ہوئے اور وہ سر کو جھٹکتے ہوئے اندر چلی گئی چند لمحے بعد چوکیدار واپس آ گیا اور عمران کو اندر چلنے کو کہا۔

میرے سو روپے تو دو شرط لگی ہوئی ہے کوئی مذاق ہے عمران اڑ گیا چوکیدار نے دانت نکال دیئے اور عمران ایک چھوٹا نوٹ اس کے ہاتھ میں رکھتا اندر چلا گیا۔ چوکیدار ایسے دیکھ رہا تھا جیسے ساتویں عجوبے کو دیکھ رہا

ہو۔اندر عمران آرام سے مسٹر کاپل سے باتیں کر رہا تھا مسٹر کاپل بڑی مشکل سے آپ تک پہنچا ہوں عمران نے اسے تمام واقعہ بتاتے مسٹر کاپل کو کہا۔

میں نے ابھی اپنے ساتھیوں کو ڈھونڈنا ہے معلوم نہیں کہ وہ کہاں پریشانی کے عالم میں ہوں گے۔آپ براہ مہربانی مسٹر کاپل پولیس کو ان کے بارے میں خاص ہدایات جاری کر دیں۔

وہ تو ہو جائے گا مگر عمران صاحب وہ کیمرہ کیسا تھا جس کے لئے اتنا بڑا ہنگامہ ہوا،

مسٹر کاپل نے پائپ کو منہ سے لگاتے ہوئے سوالیہ انداز سے کہا،

یہ میں میٹنگ میں ہی بتا سکوں گا،

اچھا اجازت عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

مسٹر کاپل احتراماً اٹھ کھڑے ہوئے اور اپنا ہاتھ آگے بڑھایا مگر عمران انتہائی لوفرانہ انداز سے سیٹی بجاتا ہوا ان کے اٹھتے ہوئے ہاتھ کو نظرانداز کرتے ہوئے باہر چلا گیا اور مسٹر کاپل چند لمحے تک حیران کھڑے رہے۔

یہ ایک سجا سجایا اور خاصہ وسیع وعریض میٹنگ ہال تھا تمام حفاظتی انتظامات کئے گئے تھے چودہ ملکوں کے چار نمائندگان موجود تھے ایک کاؤنٹر پر عمران کے ساتھ جولیا، صفدر اور شکیل بیٹھے ہوئے تھے عمران کے چہرے پر حماقت کی تہیں انتہائی گہری تھیں امریکہ کے مسٹر کاپل اس میٹنگ کے صدر تھے۔

چنانچہ افتتاحی تقریر بھی انہوں نے کی۔

حضرات یہاں ان چودہ ملکوں کے نمائندگان موجود ہیں جن کے ملکوں میں ''ماکازونگا'' کی تنظیم نے جو حشر برپا کر دیا ہے یہ دہشت انگیز اور تخریب پسند تنظیم ساری دنیا پر حکومت کرنے کا خواب دیکھ رہی لیکن ہم نے



تہیہ کیا ہوا ہے کہ اس نام نہاد تنظیم سے جو یقیناً غنڈوں اور قاتلوں پر مشتمل ہے کسی حالات میں بھی شکست نہیں مانیں گے ہم چاہتے ہیں کہ مشترکہ طور پر کوشش کر کے اس کالی اور بھیانک تنظیم کی جڑیں اکھاڑ دی گئی ہیں اس سلسلہ میں آپ سب حضرات کو یہاں مل بیٹھنے کی تکلیف دی گئی ہے تاکہ آپ سب مل کر اس بارے میں کوئی فیصلہ کریں۔یہ کہہ کر وہ بیٹھ گئے،

اس کے بعد برطانیہ کا کوئی نمائندہ ہولی گریپ کھڑا ہوا۔

معزز حضرات۔

جیسے مسٹر کاپل نے آپ کے سامنے وضاحت کی ہے ''ماکازونگا'' ایک انتہائی بھیانک تنظیم ہے اس سلسلے میں کچھ عرض کرنا چاہتا ہوں 'میرے ملک میں بھی ماکازونگا نے تباہی مچائی تھی ہم نے پوری کوششوں کے بعد قدرے قابو پالیا ہے ہم دراصل اس کے ہیڈکوارٹر کی تلاش میں تھے ہمارے جاسوسوں نے ہمیں اطلاع دی ہے کہ ان کا ہیڈکوارٹر ایشیا کے کسی ملک میں ہے اور یہ تنظیم ایشیائی غنڈوں پر مشتمل ہے۔اس لئے میرے خیال میں ہمیں دائرہ تحقیق میں شامل کرنا چاہیئے ابھی وہ اتنا ہی کہہ پایا تھا کہ جاپان کا نمائندہ اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔

صاحب صدر مسٹر ہولی گریپ نے آپ کے سامنے ابھی ابھی جو کچھ کہا ہے میں اس کی پرزور تردید کرتا ہوں انہوں نے ایشیا پر الزام ہے لیکن میں دعوے سے کہتا ہوں کہ یہ تنظیم ایشیا کی نہیں یورپ کی ہے یورپ کے سفید فام ہی اس قسم کے ذہنی مریض ہوتے ہیں۔

یہ کہہ کر وہ بیٹھ گیا اس آپس کی لڑائی کی وجہ سے سارے ہال میں افراتفری مچ گئی میٹنگ ایشیا اور یورپ دو گروہوں میں بٹ گئی ہر شخص اپنے بری الذمہ قرار دے رہا تھا کہ صاحب صدر نے میز بجائی۔ جب لوگ ذرا خاموش ہوئے تو انہوں نے کہا کہ مجھے افسوس ہے کہ مسٹر ہولی گریپ نے ہمارے ایشیا کے معزز نمائندے پر بغیر کسی ثبوت کے الزام لگا کر ☆☆ رجحان کی نشاندہی نہیں کی ہم سب یہاں برابر میں ہمیں بجائے آپس میں لڑنے کے ایک دوسرے کی مدد کرنی چاہیئے اس بٹوارے سے (ماکازونگا) کو براہ راست فائدہ ملے گا اس لئے آپ حضرات اس علاقائی تعصب کی سطح سے بلند ہو کر کوئی ٹھوس پروگرام بنائیں میں ایشیا کے معزز ملک کے معزز نمائندے مسٹر عمران سے درخواست کروں گا کہ وہ اس سلسلے می ں ایوان کو کوئی معلومات بہم پہنچائیں گے سب کی نظریں عمران کی طرف اٹھیں لیکن عمران اس طرح سر جھکائے میز کو دیکھ رہا تھا اس کی حالت میں کوئی تبدیلی نہ آئی۔ اب سب لوگوں کے چہرے پر مسکراہٹ نمودار ہونے لگی جولیا کا چہرہ ندامت سے سرخ پڑتا گیا لیکن عمران کی حالت میں کوئی فرق نہ آیا آخر تنگ آکر صفدر نے اس کے پہلو میں چٹکی بھری اور عمران یکدم سے ایسے اچھل پڑا جیسے کسی بچھو نے کاٹ لیا ہو۔ اب تو ہال میں دبے دبے قہقہے بلند ہونے لگے۔

کیا بات ہے یہ سب لوگ ہنس کیوں رہے ہیں۔ عمران نے عجیب نظروں سے سب کو دیکھتے ہوئے صفدر سے پوچھا۔

ان کا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ جولیا نے جھنجلا کر کہا۔

چچ چچ، برا ہوا یہ کہہ کر عمران نے اپنا سر پھر میز پر جھکا لیا۔



عمران صاحب میں نے آپ سے کچھ عرض کیا ہے۔

آخر مسٹر کاپل کو دوبارہ بولنا پڑا۔

عمران نے یکدم چونکتے ہوئے کہا عرض کرو۔

میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ اس تنظیم کے متعلق اپنے خیالات پیش کرو۔

معاف کیجیئے میں کسی ہوٹل کا ویٹر نہیں کہ لوگوں کو چیزیں پیش کرتا پھروں۔

عمران نے غصے سے سرخ ہوتے ہوئے کہا۔

اور مسٹر کاپل اور دوسرے مندوبین ایک دوسرے کی طرف سے اس طرح دیکھنے لگے جیسے یا تو ان کا دماغ خراب ہو گیا ہے یا عمران کا۔

مسٹر عمران یہ ہمارے ملک کے وقار کا سوال ہے۔ آپ مذاق چھوڑ دیں یہ انتہائی سنجیدہ میٹنگ ہے آخر کیپٹن شکیل نے اسے سمجھایا۔

اچھا اگر تم کہتے ہو تو میں سنجیدہ ہو جاتا ہوں عمران نے آخر کار ہتھیار ڈالتے ہوئے کہا۔

بری بات ہے انتظار کرنا۔ انتظار صرف صنف نازک کا کیا جاتا ہے۔ مسٹر کاپل۔

عمران ایکسٹو سے تمہاری شکایت کروں گی۔

جولیا نے انتہائی غصے کے عالم میں کہا۔

ارے تو کیا میں اس سے ڈرتا ہوں۔

یہ کہہ کر عمران نے یکدم جیب سے پستول نکال لیا۔ اور نالی کا رخ صاحب صدر مسٹر کاپل کی طرف کر دیا۔

ہینڈز اپ مسٹر کاپل خبردار اگر حرکت کی تو۔

سارا ہال یکدم ہکا بکا رہ گیا، سب سراسیمہ ہو کر اپنی اپنی نشستوں سے اٹھ کھڑے ہوئے جولیا اور صفدر بھی ایک لمحہ کے لئے گھبرا گئے لیکن کیپٹن شکیل کے پستول کا رخ بھی مسٹر کاپل کی طرف ہو گیا۔

مسٹر عمران کیا تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے یہ میری توہین ہے۔

میں اسے کسی قیمت پر برداشت نہیں کر سکتا۔

آپ برداشت کریں یا نہ کریں آپ غلط حرکت نہ کریں۔

عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

کیپٹن شکیل تم مسٹر کاپل کی تلاشی لو اور دیکھیے جس صاحب نے بھی مداخلت کی میں بے دریغ گولی مار دوں گا۔

کیپٹن شکیل مسٹر کاپل کی پشت پر پہنچ گیا اس نے مسٹر کاپل کی جیب سے ایک چھوٹا سا سیاہ بکس اور ایک ریوالور نکال لیا سیاہ بکس کو دیکھتے ہی مسٹر کاپل نے بھاگنے کی کوشش کی لیکن کیپٹن شکیل کے ریوالور سے ایک شعلہ لپکا اور مسٹر کاپل کے عین دل پر رنگین سا سوراخ کرتا گیا مسٹر کاپل فرش پر گر پڑے۔

اب عمران نے تمام مندوبین کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

آپ سب حضرات اپنی اپنی سیٹوں پر تشریف رکھیں میں ابھی اس معاملہ کی وضاحت کر دیتا ہوں لیکن ایک بار پھر میں آپ سب لوگوں کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ کوئی صاحب مداخلت کرنے کی کوشش نہ کریں۔



پھر عمران نے جولیا اور صفدر کو حکم دیا کہ وہ ریوالور لے کر مختلف کونوں میں جائیں اور سب پر نظر رکھیں جو بھی مشتبہ حرکت کرے فوراً اسے گولی مار دیں تمام مندوبین گم سم اپنی اپنی سیٹوں پر بیٹھ گئے ان سب کے چہرے زرد تھے منہ پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔

حضرات آپ سب کی حیرت بجا ہے لیکن یہ مسٹر کاپل اصلی مسٹر کاپل نہیں ہیں۔

عمران کے اس انکشاف نے سب کو اور بھی بوکھلا دیا وہاں ہال میں ہلکی ہلکی سرگوشیاں شروع ہو گئیں۔

سینئے حضرت آپ کو ثبوت چاہیئے میں ابھی آپ کو دکھا دیتا ہوں اس نے ایک سیکورٹی گارڈ کی طرف اشارہ کر کے کہا،

ایمونیا کی بوتل لاؤ۔

گارڈ چند لمحے بعد ایمونیا کی بوتل لے آیا۔

کیپٹن شکیل ایمونیا کی بوتل سے مسٹر کاپل کا منہ دھو ڈالو۔

کیپٹن شکیل نے ایمونیا سے مردہ مسٹر کاپل کا منہ دھونا شروع کر دیا۔

میک اپ اترنا شروع ہو گیا اب مسٹر کاپل کے بجائے ایک اور شخص کا چہرہ سامنے آ گیا۔

دیکھیئے حضرات آپ سب نے ملاحظہ فرما لیا کہ یہ مسٹر کاپل نہیں ہیں۔

آپ کو ان پر شک کیسے ہوا۔

انڈونیشی مندوب نے عمران سے سوال کیا۔

صبر کریں میں سب کچھ آپ کو تفصیل سے بتا رہا ہوں۔

اس کے بعد ممبران نے سفر کے دوران پیش آنے والا واقعہ ممبران کو تفصیل سے بتایا۔

توحضرات جب میں مسٹر کاپل کے پاس ملنے کے لئے گیا تو میں نے نوٹ کیا مسٹر کاپل مجھے دیکھ کر ایک لمحے کے لئے چونکے اس کے بعد میرے کاندھے پر لٹکے ہوئے کیمرے کو دیکھ کر ان کے چہرے تشویش کے آثار نمایاں ہوئے اس سے میں کچھ کھٹک گیا کیوں کہ اگر وہ اصل مسٹر کاپل ہوتے تو انہیں میرے اس واقعہ کا کیسے علم ہو گیا، اس کے علاوہ آج میٹنگ کے دوران ان کا ہاتھ بار بار جیب میں جا رہا تھا۔اور مسٹر کاپل کو میں اچھی طرح جانتا ہوں کہ وہ بات کرتے وقت ہمیشہ اپنے بائیں کان کو مروڑتے رہتے ہیں، یہ ان کی عادت بن چکی ہے اس مسٹر کاپل نے ان کی نقل کرنے کی کوشش کی، لیکن بد قسمتی سے اسے یہ یاد نہیں رہا کہ مسٹر کاپل بائیں کان مروڑتے تھے یہ بھول کر دائیں کان کی لو بار بار مروڑ رہا تھا چنانچہ میں کافی دیر سے ان کی حرکات چیک کر رہا تھا۔آخر مجھے یقین ہو گیا اور اس کا نتیجہ آپ سب حضرات کے سامنے ہے آپ سمجھ چکے ہوں گے، کہ یہ ماکازونگا کا کوئی ایجنٹ ہے اصلی مسٹر کاپل کہاں گئے اس کا پتہ چلانا امریکی حکومت بہر حال میں آپ سب سے استدعا کروں گا کہ آپ سب مل کر کسی اور کو صدر چن لیں تا کہ میٹنگ کی کاروائی چلتی رہے۔

ہمارے پاس وقت تھوڑا ہے اور ہم نے کام زیادی کرنا ہے یہ کہہ کر عمران اپنی سیٹ پر بیٹھ گئے۔

ہال میں بیٹھے ہوئے سب لوگوں کے چہروں پر عمران کے لئے تحسین آثار تھے اور جولیا اور صفدر بے چارے اپنے رویہ پر شرمندہ تھے۔عمران بہر حال عمران تھا۔

سب ممبروں نے متفقہ طور پر روسی مندوب ابلین براڈرے کو صدر چن لیا اور میٹنگ کی کاروائی دوبارہ شروع ہوئی،



ابلین براڈرے نے صدر بنتے ہی عمران کو مخاطب کیا۔

عمران صاحب اب سب کی نظریں آپ پر ہو لگی ہوئی ہیں آپ براہ مہربانی ہمیں اس کیمرے کے متعلق کچھ بتائیں کہ یہ کیا ہے اور کیوں اس کو اتنی اہمیت دی جا رہی ہے؟

عمران نے کھڑے ہو کر وہ کیمرہ کاندھے سے اتارا اس کے کے کور کو کھولا اس میں ایک عجیب ساخت کی مشین نکل آئی جو بظاہر تو کیمرہ معلوم ہو رہا تھا

لیکن اس کی ساخت انتہائی پیچیدہ تھی عمران نے ممبران کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔

حضرات یہ مشین جو بظاہر کیمرہ نظر آ رہی ہے، ایک انتہائی خطرناک مشین ہے جسے مجرموں نے بارہا استعمال کیا ہے۔

جب میں نے اپنے ملک میں ماکازونگا کا ہیڈ کوارٹر تباہ کیا تو میں اس مشین کو اڑانے مین کامیاب ہو گیا اس کو آپ ہائی پاور ٹرانسمیٹر سمجھ لیجئے اسے صحیح طریقے سے آپریٹ کر کے آپ دنیا کے ہر ریڈیو پر گڑ بڑ مچا سکتے ہیں اور اگر چاہیں تو آپ کی آواز اس ٹرانسمیٹر سے پوری دنیا میں پھیل سکتی ہے اس قسم کی مشین سے ماکازونگا نے دنیا کی تمام نشریات جام کر دی تھیں یہ سائنس کا ایک نادر شاہکار ہے اس میں ایک انتہائی پیچیدہ نظام کام کر رہا تھا جو کام بڑی بڑی مشین بخوبی انجام نہیں دے سکتی۔اسے یہ ہلکی پھلکی سی مشین با آسانی انجام دے لیتی ہے،اور پھر اسے جہاں چاہیں جب چاہیں آپریٹ کر سکتے اور اس کا پتہ چلانا انتہائی دشوار ہے کیوں کہ جب تک آپ تحقیق کریں گے یہ مشین اس جگہ سے سینکڑوں میل دور چلی گئی ہو گی۔اب آپ کو اس کی اہمیت کا اندازہ ہو چکا ہو گا۔

کیا آپ اسے آپریٹ کر سکتے ہیں۔ جرمنی کے مندوب نے سوال کیا۔ جی ہاں میں نے دس دن تک اس پر تحقیقات کی ہیں اور اب میں بخوبی اسے آپریٹ کر سکتا ہوں۔

جاپانی مندوب نے کھڑے ہو کر عمران سے سوال کیا یہ کہ ٹھیک ہے کہ یہ چیز انتہائی اہمیت کی حامل ہے اور اس کا ہمارے قبضہ میں آجانا نیک فال ہے لیکن ہو سکتا ہے اس قسم کے دیگر سیٹ ابھی تک ماکازونگا کے قبضے میں ہوں گے، چنانچہ اس صورت میں یہ ہمارے لئے بے کار ثابت ہو گی۔

آپ کا کہنا بجا ہے لیکن اس کا ایک اور بھی فائدہ ہے کہ اس میں میری تحقیقات کے مطابق ایسا نظام موجود ہے کہ اگر اس قسم کے دیگر سیٹ سے اگر کوئی کال نشر کی جائے تو ہم اس کا محل وقوع کا بخوبی پتہ چلا سکتے ہیں چنانچہ پچھلے دنوں اس پر جب ایک کال نشر کی گئی تو میں اس وقت اس مشین پر کام کر رہا تھا۔ میں نے اس سے اس کے ہیڈ کوارٹر کا پتہ چلا لیا۔

ہیڈ کوارٹر کا پتہ،

سب چونک اٹھے۔

جی ہاں میں نے ماکازونگا کے ہیڈ کورٹر کا پتہ معلوم کر لیا ہے۔

سب ممبران ہکا بکا رہ گئے۔ وہ سب راشتیاق نظروں سے عمران کی طرف دیکھ رہے تھے ان سب کے چہروں پر انتہائی تحسین کے آثار نظر آرہے تھے چند یورپین ممبروں کے چہروں پر خجالت کے اثرات بھی صاف معلوم ہو رہے تھے کیوں کہ وہ لوگ مشرق کو ہمیشہ سے نکما اور کند ذہن سمجھتے آرہے تھے لیکن اب وہ دیکھ رہے تھے کہ مشرق ان سے بازی لے جا رہا تھا۔



صفدر اور جولیا کی گردن فخر سے اکڑتی چلی جا رہی تھی اور جولیا تو عمران کو ایسی نظروں سے دیکھ رہی تھی جس مین بے پناہ پیار ظاہر ہوتا تھا لیکن کیپٹن شکیل ویسے سپاٹ کا سپاٹ بیٹھا ہوا تھا ایسا محسوس ہوتا تھا کہ دنیا کی کوئی عجیب سی عجیب خبر یا انکشاف اس کے لئے نیا نہیں ہے اس کے چہرے کو دیکھ کر ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے وہ سب کچھ پہلے سے ہی جانتا ہو۔

عمران صاحب ذرا جلدی بتایئے۔

ماکازونگا کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے کیوں کہ اب ہم اپنے اشتیاق پر قابو نہیں پا سکتے۔

ملائیشیا کے نمائندے نے کہا۔

ماکازونگا کا ہیڈ کوارٹر براعظم افریقہ کے جنگلوں میں کسی جگہ واقع ہے۔

عمران نے انکشاف کرتے ہوئے کہا۔

افریقہ میں، تقریباً سب ممبروں کی حیرت میں ڈوبی ہوئی آواز نکلی،

لیکن اس کا کیا ثبوت ہے کہ ان بھانک تنظیم کا ہیڈ کوارٹر افریقہ میں ہے۔

صدر نے پوچھا۔

اس کا سب سے بڑا ثبوت یہ مشین آپ کو مہیا کر سکتی ہے دیکھیئے میں آپ کے سامنے اسے آپریٹ کرتا ہوں پھر آپ کو اس کا ثبوت مل جائے گا یہ کہہ کر عمران نے اس مشین کے ایک سوئچ کو دبایا فوراً مشین میں مختلف چھوٹے چھوٹے رنگین بلب جل اٹھے عمران نے ایک بٹن کو پش کیا تو ایک ہلکی ہلکی آواز اس میں سے نکلنے لگی سب لوگ غور سے اس آواز کو سن رہے تھے کوئی شخص دوسرے کو ہدایات دے رہا تھا کہ فراز قبیلے کو فوراً

ختم کر دیا جائے کیوں کہ وہ لوگ ہمارے ہیڈ کوارٹر میں روڑے اٹکا رہے ہیں۔ آواز آنی بند ہو گئی اور عمران نے ای ک سوئچ دبا کر مشین بند کر دی۔

لیکن اس مین تو کہیں افریقہ کا ذکر نہیں آیا۔

برطانیہ کے ہولی گریپ نے فوراً اعتراض کیا۔

معاف کیجئے گا مسٹر ہولی گریپ میں۔۔۔۔۔!

میرا نام چولی گریپ نہیں بلکہ میرا نام ہولی گریپ ہے۔

صفدر اور شکیل چولی گریپ کے لفظ پر پوری طرح مسکرا پڑے۔

ایک بار پھر معاف کیجئے گا مسٹر ہولی گریپ،

مجھے نام سے نہیں ہے یہ بتایئے گا آپ کو اس میٹنگ میں بھیجا کس نے ہے۔

کیا مطلب، ہولی گریپ سٹپٹا گیا۔

میں نے گریک میں گفتگو نہیں کی جو آپ اس کا مطلب نہیں سمجھے۔

میرے کہنے کا مطلب یہ ہے کہ ہمیں امید ہے کہ سکاٹ لینڈ یارڈ اپنے کسی قابل و☆☆ کو بھیجے گا۔

آپ میری توہین کر رہے ہیں۔

ہولی گریپ پھٹ پڑا اور اوہو بری بات آپ غصے میں آ رہے ہیں۔

بات یوں ہے کہ آپ نے اس گفتگو کے دوران جو اس ٹرانسمیٹر رہوئی ہے لفظ فرازر قبیلہ سنا ہو گا،



فرازر قبیلہ دراصل افریقہ کے گھنے جنگلوں میں ایک قبیلہ ہے یہ قبیلہ آدم خور ہے امید ہے کہ آپ لوگ سمجھ گئے ہوں گے کہ ماکازونگا کا ہیڈ کوارٹر افریقہ میں ہے۔

یہ کہہ کر عمران بیٹھ گیا۔

ہال میں اس انکشاف پر تبصرے ہونے لگے اور عمران، جولیا سے مخاطب ہو کر بولا اب تو خوش ہو۔

اور جولیا مسکرانے لگی۔

آخر کار صدر نے سب ممبروں کو مخاطب کر کے کہا۔

حضرات عمران صاحب کے اس انکشاف سے اب آپ لوگوں کو یہ تو یقین ہو گیا ہے کہ یہ ہیڈ کوارٹر یہاں ہے چنانچہ اب میرا خیال ہے کہ ایک پارٹی ترتیب دی جائے جس میں سب ملکوں کے جاسوس ہوں اور عمران صاحب کی قیادت میں جا کر اس ہیڈ کوارٹر کو تباہ کر دے۔

سب نے تائید میں ہاتھ اٹھائے۔

لیکن عمران نے افریقہ جانے سے یکسر انکار کر دیا۔

میرا کام ختم ہو گیا ہے چند مجبوریوں کی وجہ سے میں افریقہ نہیں جا سکتا۔ اب یہ کام آپ لوگوں کو خود کرنا ہو گا۔

صفدر اور جولیا حیران رہ گئے لیکن کیپٹن شکیل جانتا تھا کہ اس میں بھی عمران کی غرض پوشیدہ ہو گی کافی اصرار کے باوجود عمران نہیں مانا باقی ملکوں کے چیدہ چیدہ جاسوسوں پر مشتمل ایک پارٹی ترتیب دی گئی، اور میٹنگ ختم ہو گئی۔

جولیا آج بہت عرصے بعد خوش تھی کیوں کہ کافی عرصے بعد وہ آج ایک بار پھر ساحل سمندر پر تفریح کر رہی تھی سیکرٹ سروس میں آنے کے بعد تفریح کے بہت کم مواقع پیش آئے تھے کیوں کہ کام ہی اتنا ہوتا تھا کہ تفریح کے لیے وقت ہی نہیں ملتا تھا۔

آج میٹنگ ختم ہو گئی تھی اور کل سب نے اپنے وطن واپس روانہ ہونا تھا۔ عمران کے منع کرنے کے بعد جولیا ،صفدر کو لے کر ساحل سمندر کی طرف نکل آئی تھی عمران نے اسے کہا تھا کہ وہ محتاط رہیں کیوں کہ ماکازونگا کے ایجنٹ یہاں ہر طرف پھیلے ہوئے ہوں گے اور ہو سکتا ہے کہ وہ ہم میں سے کسی کو نقصان پہنچائیں لیکن جولیا نہ مانی آخر کار عمران کو ہار ماننی پڑی اور جولیا، صفدر کو لے کر چلی گئی۔

عمران، کیپٹن شکیل کے ساتھ اپنے ایک دوست کی ملنے چلا گیا جولیا ساحل سمندر پر ہر فکر سے آزاد خوب اچھل کود کر رہی تھی،

کافی دیر بعد صفدر اور جولیا ٹہلتے ٹہلتے ساحل سمندر کے ساتھ ساتھ کافی دور تک نکل گئے یہاں ہر طرف سکون ہی سکون تھا صفدر ایک ٹیلے پر بیٹھ گیا اور ارد گرد کا نظارہ کرنے لگا اور جولیا ٹہلتے ٹہلتے اور آگے نکل گئی، صفدر اسے جاتا دیکھ کر ایک چٹان کے پیچھے جولیا اس کی نظروں سے اوجھل ہو گئی اور صفدر جولیا کے متعلق سوچنے لگا جو اپنا ملک چھوڑ کر اب اس کے ملک کے ایک اہم عہدے پر فائز تھی صفدر کو اس کی دلیری اور زہانت پر اعتماد تھا حالانکہ وہ سوئیس تھی لیکن اب اس کے ملک کی باشندہ تھی اب صفدر کا وطن ہی اس کا وطن تھا اور اس کو اپنے نئے وطن سے اس طرح محبت تھی جس طرح صفدر کو اس چیز میں نہ پہلے کسی قسم کا شک تھا اور نہ اب ہے، سب اس کی حب الوطنی کے دل دارہ تھے۔ ایکسٹو کے ساتھیوں میں وہ قابل اعتماد ساتھی گنی



جاتی تھی ابھی اس کی سوچ ☆☆☆ ہوا اور خیالات کی وادیوں میں سرپٹ دوڑ رہی تھی کہ ایک چیخ نے اسے چونکا دیا ایک لمحے کے لئے تو وہ کچھ نہ سمجھا لیکن اچانک دوسری چیخ بلند ہوئی صفدر سمجھ گیا کہ یہ چیخیں جولیا کی ہیں وہ تیزی سے اس ٹیلے کی طرف بھاگا فاصلہ کافی تھا لیکن صفدر نے انتہائی تیزی سے اسے عبور کر لیا۔ٹیلے پر چڑھتے ہی اس نے دیکھا کہ ایک عربی لباس پہنے ایک شخص نے جو شکل سے بھی بدو ہی نظر آ رہا تھا جولیا کو پیچھے سے پکڑ رکھا تھا اور وہ اپنے کشاں کشاں ساحل کے پاس کھڑی ایک لانچ کی طرف گھسٹ رہا تھا۔اور جولیا بھرپور جدوجہد کر رہی تھی لیکن وہ بدو انتہائی طاقتور تھا۔ صفدر کے قریب پہنچتے پہنچتے وہ جولیا کو لانچ میں ڈالنے میں کامیاب ہو گیا صفدر نے ریوالور نکال کر فائر کر دیا لیکن شائد گھبراہٹ اور بوکھلاہٹ میں نشانہ خطا گیا اور لانچ تیزی سے مسندر میں دوڑ پڑی تھی صفدر اندھا دھند گولیاں چلا رہا تھا، لیکن جلد ہی لانچ پستول کی رینج سے باہر نکل گئی اب صفدر پاگلوں کی طرح ادھر ادھر دیکھ رہا تھا لیکن آس پاس اور کوئی لانچ نہ تھی کچھ دیر بعد میں لانچ نظروں سے غائب ہو گئی اور صفدر ہاتھ ملتا رہ گیا اسے اپنی بے بسی پر شدید غصہ آ رہا تھا لیکن اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا کہ ماکازونگا کے ایجنٹ اتنی دلیری سے جولیا کو لے اڑیں گے اب صفدر وک سوائے عمران کو رپورٹ

دینے کے اور کوئی چارہ نہ تھا۔

صفدر نے جیسے ہی جولیا کے اغوا کی خبر سنائی عمران بوکھلا گیا۔ وہ کیپٹن شکیل اور صفدر کو لئے سیدھا ساحل سمندر پر پہنچا وہاں ادھر ادھر کافی تحقیقات کی گئی ہیں لیکن اس پر اسرار بدو اور لانچ کا کوئی پتہ نہ چل سکا۔

عمران نے مقامی سی آئی ڈی اور پولیس کو اطلاع دی اور تمام نیویارک کی پولیس میں اس اغوا کی خبر سے تہلکہ مچ گیا کیوں کہ مندوبین کی حفاظت ان کے وقار کا سوال تھا تمام نیویارک کی ناکہ بندی کرلی گئی ریڈیو سے تمام شہریوں کو بھی مطلع کر دیا گیا جولیا کا حلیہ بھی نشر کیا گیا کہ اگر کسی بھی شہری کو اس کا پتہ ہو تو فوراً پولیس کو اطلاع دے لیکن اتنی بھرپور تگ ودو کے باوجود بھی جولیا کا کوئی پتہ نہ چل سکا۔ رات کو جب عمران، صفدر اور کیپٹن شکیل مایوس اور دل گرفتہ واپس ہوٹل پہنچے تو کاونٹر کلرک نے انہیں لفافہ دیا۔

یہ آپ کے نام ہے۔

کاونٹر کلرک نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا،

عمران نے لفافہ لے کر حیرت سے اسے دیکھا وہ لفافہ دستی بھیجا ہوا معلوم ہوتا تھا۔

یہ کون دے گیا ہے، عمران نے سوال کیا۔

دوپہر کو ایک نوجوان شخص دے گیا تھا کہ مسٹر عمران جب بھی آئیں انہیں پہنچا دیا جائے۔

عمران نے کمرے میں جا کر لفافہ کھولا اور اس میں موجود رقعہ پڑھنے لگا۔

مسخرے عمران تمہاری ساتھی جولیا ہمارے ہیڈ کوارٹر پہنچ گئی ہے ہم نے اسے بطور یرغمال بنا رکھا ہے تا کہ تم اور تمہارے ساتھی ہمارے خلاف کوئی کام نہ کریں ورنہ مس جولیا کو قتل کر کے اس کی لاش تمہارے پاس بھیج دی جائے گی یہ کاروائی صرف حفظ ماتقدم کے طور پر کی گئی ہے۔

ورنہ "ماکازونگا" کا تم جیسے مچھر کچھ بھی بگاڑ نہیں سکتے۔ "ماکازونگا" عظیم قوت ہے عمران نے خط پڑھ کر ایک طویل سانس لی اور پھر خط صفدر کی طرف بڑھا دیا۔



شام کی فلائٹ سے وہ تینوں واپس وطن جا رہے تھے۔

سر رحمان نے برقی گھنٹی کا بٹن زور سے دبایا باہر برآمدے میں گھنٹی کی آواز سنائی دی اور فوراً ایک باوردی چپڑاسی حاضر ہوا۔

سپرنٹنڈنٹ فیاض کو سلام کہہ لو۔

تھوڑی دیر بعد سپرنٹنڈنٹ فیاض کیپ ٹھیک کرتا ہوا رحمان صاحب کے دفتر میں پہنچ گیا اور جا کر سلام کیا۔

بیٹھو رحمان صاحب نے کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

فیاض چپکے سے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گیا۔

عمران آج کل کیا کر رہا ہے۔

معلوم نہیں جناب، فیاض نے آہستہ سے کہا تمہیں اس کی رہائش گاہ کا پتہ ہے۔

سر رحمان نے غور سے فیاض کو دیکھتے ہوئے کہا۔

جی 'اور فیاض کا منہ حیرت سے کھلے کا کھلا رہ گیا کہ وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ سر رحمان کو فیاض اور عمران کے تعلقات کا بخوبی علم ہے پھر رحمان صاحب فیاض سے عمران کی رہائش گاہ کے متعلق پوچھ رہے تھے۔

سر رحمان فیاض کی حیرت کو بھانپ گئے۔

فوراً کہنے لگے۔

میرا مطلب یہ ہے کہ آج کل مسٹر عمران کی رہائش گاہ کہاں ہے؟

وہیں اپنے فلیٹ میں جناب۔

اچھا تو دیکھو میں سپیشل وارنٹ جاری کر رہا ہوں۔

تم ہر حالت میں عمران کو گرفتار کر کے میرے پاس لے آؤ۔

"عمران" کو اور فیاض کو حیرت کا ایک اور شدید دھچکا لگا۔

ہاں ہاں عمران کو اور کیا تمہارے باپ کو۔

سر رحمان کو غصہ آگیا۔

اور فیاض حیرت سے ہونٹ کاٹتا رہ گیا کیوں کہ سر رحمان نے آج پہلی بار ایک غیر حاضر بات منہ سے نکالی تھی۔

آج تک ان کے منہ سے اس قسم کا کوئی کلمہ نہیں سنا تھا۔

یہ لو وارنٹ گرفتاری اور مجھے گرفتاری کے متعلق فوراً رپورٹ کرو اس کی گرفتاری ہر حالت میں ضروری ہے" سر رحمان نے وارنٹ دیتے ہوئے کہا۔

اور فیاض وارنٹ لے کر حیران و پریشان کمرے سے باہر نکل آیا چند لمحے تو وہ حیرانی کے عالم میں برآمدے میں کھڑا وارنٹ کو دیکھتا رہا پھر حیرت پر جوش آگیا۔ آج قسمت نے اسے ایک سنہری موقع دیا ہے اس کی مدت سے یہ خواہش تھی کہ وہ عمران کو کسی طرح نیچا دکھائے یہ لمحہ اسے اس کاغذ کے پرزے نے بخش دیا تھا وہ فوراً اپنے کمرے میں آیا۔ اس نے وارنٹ کو اچھی طرح پڑھا تھا وارنٹ پر سیکرٹری وزارت دفاع کے دستخط تھے اب عمران کسی طرح بھی نہیں بچ سکتا تھا۔ اس نے عمران کو فلیٹ پر ٹیلی فون کیا وہاں سے اسے سلیمان نے بایا کہ صاحب باہر چلے گئے ہیں۔



اس نے سوچا کہ آج کل عمران ٹپ ٹاپ نائٹ کلب میں زیادہ دیکھا جاتا ہے چنانچہ اس نے چند سپاہیوں کو ساتھ لیا اور ٹپ ٹاپ نائٹ کلب روانہ ہو گیا۔

ٹپ ٹاپ نائٹ کلب کے وسیع و عریض ہال میں عمران، کیپٹن شکیل اور صفدر کے ساتھ ایک میز پر بیٹھا قہقہے لگا رہا تھا اس کی احمقانہ حرکتیں تمام ہال کو ہنسنے پر مجبور کر رہی ہیں اس وقت وہ ہال میں بیٹھے ہوئے تمام لوگوں کی توجہ کا مرکز بنا ہوا تھا۔ کیپٹن شکیل اور صفدر کے چہرے ندامت سے سرخ پر جاتے تھے اچانک فیاض چار سپاہیوں کو ساتھ لیتے لئے ہال میں داخل ہوا اس نے ایک لمحے کے لئے چاروں طرف دیکھا اسے کونے میں عمران میز پر اپنے ساتھیوں سمیت بیٹھا نظر آیا عمران کو دیکھ کر فیاض کی آنکھوں میں چمک آگئی اور پھر وہ تیزی سے عمران کی طرف بڑھا۔

عمران نے جیسے ہی فیاض کو چار سپاہیوں سمیت ہال میں داخل ہوتے دیکھا وہ کھٹک گیا کہ آج ضرور کوئی خاص بات ہے اور جب وہ عمران کی طرف بڑھنے لگا تو عمران بلند آواز میں جل تو جلال تو کا ورد کرنے لگا سب لوگ بے تحاشہ ہنس رہے تھے لیکن فیاض کے چہرے پر کرختگی کے آثار ابھر آئے وہ عمران کے پاس آکھڑا ہو گیا۔ عمران باقاعدہ تعظیم کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔

کہو سوپر مزاج تو اچھے ہیں۔

عمران تم نے آج تک میرا مذاق اڑایا ہے لیکن میں آج تم سے سب بدلے چکا لوں گا فیاض نے جیب میں ہاتھ ڈالتے ہوئے کہا۔

کیا مطلب آج تو بہت ناراض نظر آتے ہو عمران نے فیاض کو آنکھ مارتے ہوئے کہا۔

عمران میں تمہیں گرفتار کرنے آیا ہوں یہ وارنٹ ہے۔

کیوں مزاق کرتے ہو یار میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے میرے دوست۔

لیکن فیاض نے سنی ان سنی کرتے ہوئے ساتھ آئے ہوئے سپاہی سے مخاطب ہو کر کہا اسے گرفتار کر لو۔

سپاہی عمران کی طرف بڑھا۔

اب عمران کے چہرے پر سنجیدگی چھانے لگی اس نے غور سے فیاض کی طرف دیکھا اور کہا۔

اچھا تو تم مجھے گرفتار کرنے آئے ہو تمہیں کس نے میری گرفتاری کا آرڈر دیا ہے عمران نے سپاہی کو ہاتھ سے روکتے ہوئے کہا۔

سر رحمان نے۔فیاض نے سنجیدگی سے کہا۔

والد صاحب نے آخر کیوں؟

میں کچھ نہیں جانتا، میں تو تمہیں ہر حالت میں گرفتار کروں گا تم نے آج تک مجھے بہت ستایا ہے۔آج میری باری ہے۔۔

یار سوپر کچھ پرانی دوستی کا ہی لحاظ کرو۔

مجھے معاف کر دو۔

عمران نے دفعتاً لجاحت آمیز لہجے میں کہا۔

ان کی اس بات چیت کی بھنک ہال میں بیٹھے ہوئے لوگوں کے کانوں میں بھی پڑی تھی وہ سب بھی حیران تھے۔



دیکھو عمران میرا وقت نہ ضائع کرو میں تمہیں کسی حالت میں بھی نہیں چھوڑ سکتا فیاض نے اکڑتے ہوئے کہا۔

صفدر اور شکیل صاحب چپ چاپ بیٹھے صورتحال کا اندازہ کر رہے تھے۔

فیاض نے سپاہی کی طرف دیکھتے ہی کہا۔

تم اسے ہتھکڑی کیوں نہیں لگاتے؟

اور سپاہی آگے برھا۔

رک جاؤ۔۔دیکھو فیاض میں تمہیں آخری بار کہہ رہا ہوں تم چلے جاؤ ورنہ بعد میں جو کچھ ہو گا اس کی ذمہ داری بھی تم پر ہو گی۔

میں ہر ذمہ داری اٹھانے کو تیار ہوں مگر تمہیں آج ضرور گرفتار کروں گا۔

اچھا ایک منٹ رک جاؤ مجھے چائے پینے دو اور میں نے ایک ضروری ٹیلی فون کرنا ہے اتنا تو کم از کم تم رعائت کر سکتے ہو۔

عمران نے عاجزانہ لہجے میں کہا۔

اچھا تمہاری خاطر میں چند منٹ اور بھی رک سکتا ہوں میں دیکھو اگر تم نے میری ذات کے ساتھ کسی قسم کا دھوکہ کیا تو میں بہت بری طرح پیش آؤں گا۔فیاض نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا

وہ بڑے فاخرانہ انداز سے ہال پر نظریں دوڑا رہا تھا۔

عمران نے ویٹر کو چائے لانے کا آرڈر دیا اور خود ٹیبل پر رکھے ہوئے ٹیلیفون پر نمبر ڈائل کرنے لگا۔

ہیلو میں عمران بول رہا ہوں۔

جی ہاں میجر رفیقی سے ملا دیں۔

سلام علیکم میجر صاحب سب ٹھیک ہے، کیپٹن شمیم، کیپٹن سرور اور ملٹری پولیس کے چاروں آدمیوں کے نام

پر فیاض چونکا۔

کچھ نہیں ایک اور کام ہے یہ کہہ کر وہ چائے پینے میں مشغول ہو گیا۔اب اس کے چہرے پر سنجیدگی تھی اس نے فیاض کے ہاتھ سے وارنٹ لے کر دیکھا اس پر سیکرٹری وزارت دفاع سر سلطان کے دستخط تھے۔اس نے ایک زور کی ہوں کی اور پھر وہ اطمینان سے بیٹھ گیا۔

چند منٹ بعد ہال میں کیپٹن اور چار ملٹری پولیس کے آدمی داخل ہوئے تمام ہال انہیں دیکھ کر چونک گیا لیکن وہ سیدھے عمران کے پاس آتے ہی بڑھے اور پھر عمران کے پاس آتے ہی ان سب کی ایڑیاں بج گئیں اور سلوٹ کرنے کے بعد وہ اٹینشن پوزیشن میں کھڑے ہو گئے۔

دیکھو کیپٹن شمیم ذرا فیاض صاحب کو بتاؤ کہ میں کون ہوں یہ میری گرفتاری کے وارنٹ لے کر آئے ہیں۔

کیپٹن شکیل نے آگے بڑھ کر فیاض کے ہاتھ سے وارنٹ لے لیا۔

اسے پڑھا اور پھر فیاض کو دیتے ہوئے کہا۔

دیکھیئے مسٹر فیاض آپ تشریف لے جائیں آپ صدر مملکت کے جاری کردہ وارنٹ پر بھی مسٹر عمران گرفتار نہیں کر سکتے یہ تو☆☆☆ کا جاری کردہ ہے بس اسی سے آپ ان کی پوزیشن کا اندازہ کر لیں اور اگر آپ نے اس سلسلے میں کوئی بات کی تو میں آپ کو گرفتار کر لوں گا۔

اور فیاض بے بسی سے ہونٹ کاٹتا ہوا واپس مڑ گیا۔



اور کوئی حکم جناب۔

کیپٹن شمیم نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

کچھ نہیں بس جاؤ۔

عمران نے شان بے نیازی سے کہا۔

اور کیپٹن شمیم اور اس کے ساتھ عمران کو سلوٹ کرنے کے بعد واپس مڑ گئے۔

ہال میں بیٹھے ہوئے لوگ انتہائی حیران تھے اور وہ لوگ سرگوشیوں میں عمران کی پوزیشن کا اندازہ لگا رہے تھے۔

عمران نے بل ادا کیا اور پھر صفدر اور شکیل سمیت ہال سے باہر نکل گئے۔

عمران صوفے پر بیٹھا اونگھ رہا تھا اسے اونگھنا ہی کہیں گے کیونکہ عمران ٹانگیں صوفے پر رکھے اکڑوں حالت میں بیٹھا تھا۔دونوں ہاتھ تھوڑی کے نیچے دیئے ہوئے تھے آنکھیں بند تھیں اور چہرے پر بارہ بج رہے تھے۔

اچانک ٹیلی فون کی گھنٹی بجی اور عمران صوفے سے اچھل کر فرش پر آ گرا لیکن پھر فوراً کپڑے جھاڑتا زیر لب کچھ بڑبڑاتا اور ریسیور اٹھا کر بولا۔

ہیلو میں سولا چندر رولا چند شکر قند والا بول رہا ہوں۔

سوری رانگ نمبر آواز آئی اور عمران نے ریسیور کو آنکھ مارتے ہوئے واپس کریڈل پر رکھ دیا۔

حماقتیں عمران کی فطرت بن چکی تھیں وہ ایسے وقت میں بھی حماقتوں سے باز نہ آتا جبکہ ان کا سرے سے کوئی جواز ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔

اب بھی ٹیلی فون کی گھنٹی سن کر وہ جان بوجھ کے نیچے جا گرا۔اور پھر غلط پتہ بتا کر ٹیلی فون کرنے والے کو تنگ کیا اس کی بلا سے چاہے کال کتنی اہم کیوں نہ ہوتی عمران اپنی فطرت سے مجبور تھا۔

گھنٹی ایک بار پھر زور سے بجی عمران نے ریسیور اٹھایا۔

ہیلو عمران ایم ایس سی ڈی ایس سی آکسن سے بات کریں۔

بھائی جان میں ثریا بول رہی ہوں، ادھر سے ثریا کی آواز ابھری۔ خدا کرے سدا بولتی رہو، جگ جگ جیو، عمران نے بڑی تیزی سے بوڑھیوں کی طرح آواز کو جھکا کر کہا۔

پلیز بھائی جان تنگ نہ کیجیئے ضروری بات ہے۔

ثریا کیا تمہارا دماغ خراب ہے فون پر کیسے تنگ ہو سکتی ہو۔ فون نہ ہوا شکنجہ ہو گیا۔

بھائی جان پلیز ایک بات تو سنو۔

بولو۔

بھائی جان دو تین روز سے ابو جان عجیب عجیب حرکتیں کر رہے ہیں، سخت الجھن میں ہوں۔

حرکتیں کیا مطلب کیا بندر کی طرح ناچتے ہیں۔

بھائی جان مجھے شک پڑتا ہے کہ ابو جان اصلی بالکل نہیں ہیں۔

کیا مطلب اب والد صاحب بھی بناسپتی ہونے لگے۔

ثریا تمہیں شرم آنی چاہیئے کہ اپنے والد کے متعلق تم ایسا کہہ رہی ہو۔



سنیئے تو سہی آپ کو معلوم ہے کہ ابو جان سوتے وقت ہمیشہ ایک گلاس دودھ بغیر میٹھا ڈالے پیتے ہیں لیکن دو تین دن سے ابو جان ایسا نہیں کر رہے حالانکہ اس کے علاوہ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ کل ماموں جان آئے تو ابو جان اسے پہچان نہ سکے۔

پگلی یہ سب تیرا وہم ہے ابو جان آج کل مصروف ہوں گے اس لئے دماغ ذرا پریشان رہتا ہوگا۔اور پریشانی میں کبھی کبھی انسان کی دعادتوں میں فرق آجاتا ہے عمران نے یہ کہہ کر ریسیور رکھ دیا۔

لیکن عمران کے چہرے پر سلوٹیں نمودار ہونے لگیں اس نے سوچا ثریا ٹھیک کہتی ہے مجھے وہاں جا کر چیک کرنا چاہیئے کیوں کہ ابو جان کے دشمن ہزار ہیں۔اور آج کل ماکازونگا نے ملک میں تہلکہ برپا کیا ہوا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ کوئی چکر ماکازونگا نے ہی چلایا ہو۔

یہ سوچ کر اس نے جلدی سے کپڑے پہنے اور اپنی کار کوٹھی کی طرف دوڑا دی۔

دروازے پر کھڑے پٹھان چوکیدار نے اسے دیکھا تو بولا۔

خیر چھوٹے صاحب آج ادھر کیسا راستہ بھول پڑے۔

خان بس ویسے ہی دل چاہا سوچا ذرا اماں جی سے بھی ملاقات ہو جائے گی تم سناؤ خوش ہو۔

جی آپ کی دعا سے ہم خریت بخیریت ہیں۔

پٹھان نے نسوار سے لپے ہوئے کالے دانت نکالے۔

اور عمران آنکھیں بند کرتا ہوا کار آگے نکال کرلے گیا، کار کھڑی کر کے جب وہ آگے بڑھا تو ثریا اسے گیلری ہی میں مل گئی۔

ہیلو بھائی جان۔

نہ سلام نہ دعا ملتے ہی ہیلو یہ کیا انگریزیت ہے۔اماں بی کہاں ہیں۔

شکر ہے آج آپ کو اماں بی کا خیال تو آیا اندر ہیں۔اور عمران سیدھا اندر چلا گیا۔

اندر اماں بی جائے نماز پر بیٹھیں دعا مانگ رہی تھیں اور یہ تمام دعا عمران ہی کے بارے میں تھی دعا مانگتے مانگتے ان کی آنکھوں سے آنسوؤں کی لڑیاں جاری تھیں۔ماں کی محبت دیکھ کر عمران کا دل بھر آیا اور وہ وہیں ماں کے قدموں کے پاس بیٹھ گیا ماں نے عمران کو دیکھتے ہی، عمران کہہ کر اسے سینے سے لگالیا عمران کو ایسے محسوس ہوا جیسے وہ صحراؤں میں بھٹکتے بھٹکتے کسی نخلستان میں پہنچ گیا ہو جہاں ٹھنڈی چھاؤں ہے، محبت اور شفقت کا میٹھا چشمہ بہہ رہا ہے۔عمران کی والدہ عمران کو سینے سے لگائے رو رہی تھی اور عمران چپ چاپ آنکھیں بند کر کے ان کے سینے سے لگا ہوا تھا ۔جیسے چھوٹا سا بچہ ہو جب والدہ کے دل کا بخار اتر گیا تو اب انہیں عمران پر غصہ آگیا انہوں نے پاس پڑی ہوئی چپل اٹھائی اور پھر عمران کے سر پر چپلیں تڑاتڑ بجنی شروع ہو گئیں، لیکن عمران ایسے ہی بیٹھا تھا جیسے چپلیں نہ ہوں پھول برس رہے ہوں۔

نامراد تو مجھے مار کر چھوڑے گا مجھ پر کسی کو رحم نہیں آتا نہ تجھے نہ تیرے باپ کو تم دونوں ہی میری جان کے دشمن ہو جب ان کے ہاتھ تھک گئے تو ایک بار پھر انہوں نے عمران کو لپٹا لیا۔

آخر ثریا بول پڑی۔

اماں جان اب چھوڑیئے بھی بھائی جان سے ہمیں بھی کوئی بات کر لینے دو۔اور اماں بی نے آنسو پونچھتے ہوئے عمران کو علیحدہ کر دیا۔اور عمران ابو جان سے ملنے کا بہانہ کر کے اٹھ گیا۔ثریا نے بات کرنے کی کوشش کی



لیکن وہ سیدھا والد صاحب کے کمرے میں گھس گیا سر رحمان ایک آرام دہ کرسی پر آنکھیں بند کئے ہوئے لیٹے ہوئے تھے، عمران کے اندر آنے سے وہ چونک پڑے عمران سیدھا جا کر ان کے قریب پڑی کرسی پر بیٹھ گیا اس کے والد چند لمحے کے لئے اس کی طرف دیکھتے رہے پھر انہوں نے پوچھا کیسے آئے۔

بس آپ کو سلام کرنے حاضر ہوا تھا۔

آپ نے میری گرفتاری کے وارنٹ کیوں جاری کئے تھے۔اس کی آخر کیا وجہ تھی۔

اوپر سے احکام آئے تھے لیکن فیاض نے تمہیں گرفتار کیوں نہیں کیا۔

ابا جان آپ کو معلوم ہے کہ میں فیاض کے بس کا روگ نہیں۔پھر آپ نے خواہ مخواہ فیاض کو بھیج کر اس کی بے عزتی کرائی۔تم نے فیاض کی بے عزتی کی یہ تم نے اچھا نہیں کیا تم نے فیاض کی نہیں بلکہ براہ راست میری بے عزتی کی ہے۔

سر رحمان کو غصہ آگیا۔

اور آپ نے بھی تو میرے وارنٹ جاری کر کے میری بے عزتی کی۔عمران نے بھی ترکی بہ ترکی جواب دیا۔

شٹ اپ نکل جاؤ میں دیکھ لوں گا تمہیں۔

میں آپ کے سامنے موجود ہوں آپ ابھی دیکھ لیں۔

میں کہتا ہوں نکل جاؤ تم ناخلف اولاد ہو اچھا ہوتا اگر تم پیدا ہی نہ ہوتے۔

اگر میں پیدا نہ ہوتا تو آپ وارنٹ کس کے طرح جاری کرتے۔

اور سر رحمان کو اتنا شدید غصہ آگیا کہ وہ کچھ بول نہ سکے۔

اباجان سرذوالفقار آپ کو پوچھ رہے تھے۔

اچھا۔۔اچھا۔۔۔ تمہیں کہاں ملے تھے۔

بار میں بیٹھے میرے ساتھ شراب پی رہے تھے۔

اور یہ کہہ کر عمران کمرے سے باہر نکلتا چلا گیا ثریا باہر دروازے سے لگی ان کی باتیں سن رہی تھی۔

ثریا کی بچی یہ تمہیں کیا بری عادت ہے چھپ چھپ کر باتیں سننا اخلاقی جرم ہے۔

آپ نے اباجان کے متعلق کیا سوچا۔

ثریا ان کی بات کاٹ کر بولی۔

اباجان۔۔۔اباجان۔۔۔ہی ہیں۔۔۔سوچنا۔۔۔۔کیا۔۔۔اور یہ کہتے ہوئے عمران پورٹیکو کی طرف چلا گیا۔اور تھوڑی دیر بعد اس کی کار کوٹھی سے باہر نکل گئی۔

عمران کی کار تیزی سے سر سلطان کی کوٹھی کی طرف بھاگ رہی تھی۔ صبح اسے پتہ چلا کہ سر سلطان کسی اہم مشن پہ ملک سے باہر گئے ہیں۔اب وہ یقیناً واپس آچکے ہوں گے۔ عمران نے ان سے اپنے وارنٹ کے متعلق پوچھنا تھا۔چند لمحوں بعد اس کی کار سر سلطان کے پورٹیکو میں کھڑی تھی۔اپنے آنے کی اطلاع کرا کے ڈرائنگ روم میں بیٹھ گیا، تھوڑی دیر بعد سر سلطان اندر آ گئے۔

کہو عمران کیسے آئے،

آپ سے لڑنے۔

مجھ سے لڑنے تمہارا دماغ ٹھکانے پر ہے۔



جی ہاں کھوپڑی میں ہے آج ہی میں نے آئینے میں دیکھا ہے۔

عمران کم از کم کبھی تو سنجیدہ ہو جایا کرو۔

پہلے تو یہ بتایئے کہ میں نے آپ کا کیا قصور کیا تھا کہ آپ نے میرا اسپیشل وارنٹ نکلوا دیا۔

میں نے کوئی وارنٹ جاری نہیں کیا۔

سر سلطان حیران ہوتے ہوئے بولے۔

کمال ہے وارنٹ پر آپ کے دستخط تھے۔والد صاحب نے فیاض کو دے کر مجھے ہر حالت میں گرفتار کرانا چاہا۔

حیرت ہے مجھے تو علم ہی نہیں میں تو کل شام سے ہی باہر گیا ہوا تھا۔

ابھی آیا ہوں۔

ہوں۔۔۔اچھا چلیں آپ والد صاحب کے وارنٹ گرفتاری جاری کر دیں۔

سر رحمان کے وارنٹ گرفتاری کیوں۔

میں جو کہہ رہا ہوں۔

تمہارا دماغ خراب ہے آخر کوئی وجہ تو ہو۔

کیا میرا کوئی کہنا کوئی وجہ تو ہو۔

کیا میرا کہنا کوئی وجہ نہیں۔

مجھے بتلاؤ تو سہی کیا بات ہے مسٹر عمران آخر وہ تمہارے والد ہیں۔

میں سب کچھ آپ کو بعد میں بتلا دوں گا۔اب آپ فوراً ان کی گرفتاری کے وارنٹ ایشو کریں۔

اگر تم کچھ نہیں بتاتے تو میں وارنٹ ایشو نہیں کرتا۔ سر سلطان نے ضد کرتے ہوئے کہا۔

دیکھیئے آپ کو اچھی طرح علم ہے کہ میں یہ آرڈرز ایشو کرا سکتا ہوں لیکن میں آپ کو ہر معاملے میں عزت دیتا ہوں۔اس لئے آپ مہربانی کر کے میری بات مانیں اور وارنٹ ایشو کر دیں۔

اچھا جیسے تمہاری مرضی لیکن اس کی تمام تر ذمہ داری تمہیں اٹھانی پڑے گی۔

سر سلطان نے ہتھیار ڈالتے ہوئے کہا۔

میں ہر قسم کی ذمہ داری اٹھانے کے لئے تیار ہوں آپ یہ وارنٹ جاری کر کے میرے فلیٹ میں پہنچا دیں۔ٹاٹا اور عمران بغیر ہاتھ ملائے تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا اور سر سلطان ششدرہ کے بیٹھے رہے۔

آج ماکازونگا کے سلسلے کی ایک اہم میٹنگ تھی جس میں زیر داخلہ سر سلطان، سر رحمان پولیس کے اعلی آفیسران کے ساتھ ایکسٹو بھی منہ پر نقاب ڈالے موجود تھا میٹنگ ہال کی نگرانی اور حفاظت کے خاص انتظامات کئے گئے تھے۔چاروں طرف ملٹری پولیس کا پہرہ تھا اور ہال میں بھی چاروں طرف ملٹری پولیس کے سپاہی ریوالور ہاتھ میں لئے چوکنے تھے کھڑے تھے سر سلطان نے ماکازونگا کی کارروئیوں پر مشتمل رپورٹ پڑھی،اب ایکسٹو سے کہا گیا کہ وہ نیویارک میں بین الاقوامی میٹنگ کی کارروائی سنائے۔

ایکسٹو نے غرائی ہوئی آواز میں کہا کہ میں کارروائی پیش کرنے سے پہلے ایک اور بات کا تصفیہ کرنا چاہتا ہوں یہ کہہ کر ایکسٹو نے اشارہ کیا اور ملٹری پولیس کے سپاہیون نے سر رحمان کو ریوالوروں کے گھیرے میں لے لیا، سر رحمان گھبرا گئے۔وزیر داخلہ اور دیگر اعلی افسران انتہائی حیران ہو گئے وزیر داخلہ نے ایکسٹو سے کہا،

یہ کیا حرکت ہے آپ نے سر رحمان کی توہین کی ہے آپ جواب دہ ہوں گے۔



ایکسٹو نے اسی لہجہ میں جواب دیا۔

کہ میں نے کوئی غلط کام نہیں کیا یہ سر رحمان نہیں بلکہ ماکازونگا کے خاص ایجنٹ ہیں۔

ماکازونگا کے ایجنٹ۔

تمام ممبران کے منہ سے اکٹھا نکلا۔

مسٹر ایکسٹو تم مجھ پر غلط الزام لگا رہے ہو مجھ 35 سال ہو گئے اس حکومت کی خدمت کرتے ہوئے اور میری وفاداری پر آج تک کوئی حرف نہیں آیا اور آج آپنے سنگین الزام مجھ پر لگایا ہے۔

میں اس توہین کا بدلہ عدالت میں لوں گا،

سر رحمان بوکھلائے بول رہے تھے۔

ایکسٹو نے کوئی جواب نہ دیا اس نے ایک سپاہی کو مخصوص اشارہ کیا اور وہ ایمونیا کی بوتل لے آیا سر رحمان کا زبردستی منہ دھلوایا گیا تو پلاسٹک میک اپ کی تہہ کے نیچے ایک اجنبی چہرہ برآمد ہو گیا اب تو وزیر داخلہ بھی چونک پڑے۔پھر فوراً بولے۔

اصلی سر رحمان کہاں ہین۔

میں نے ان کی برآمدگی کے لئے اپنے ایجنٹ بھیجے ہیں امید ہے ابھی کہیں نہ کہیں سے اطلاع آجائے گی اور ایکسٹو کے اشارے سے سپاہی نقلی سر رحمان کو پوچھ گچھ کے لئے باہر لے گئے۔

آپ کو ان کے نقلی ہونے کیا پتہ کیسے چلا۔

آئی جی پولیس نے سوال کیا۔

میرے خاص ایجنٹ علی عمران نے جو سر رحمان کے صاحبزادے بھی ہیں مجھے اطلاع بھیجی ہے جس پر مزید تحقیقات کرنے سے ان کا نقلی ہونا پایہ ثبوت تک پہنچ گیا ہے اور نتیجہ آپ کے سامنے ہے۔

ایکسٹو نے جواب دیا۔

اتنے میں ملٹری پولیس کا ایک آدمی ایکسٹو کے قریب آیا اور اس نے ایک پرچہ اس کے حوالے کر دیا۔

ایکسٹو نے پرچہ کھول کر پڑھا اور اسے پڑھ کر جیب میں ڈال دیا۔

حضرات اصلی سر رحمان کا پتہ چل گیا ہے وہ قدرے زخمی ہیں اس لئے انہیں ملٹری پولیس کے سپیشل وارڈ میں پہنچا دیا گیا ہے۔

اب میں آپ کو بین الاقوامی میٹنگ کی کارروائی سے آگاہ کرتا ہوں ایکسٹو نے تفصیل سے بتایا۔

سب ممبران نے ماکازونگا کے ہیڈ کوارٹر کا پتہ چل جانے پر خوشی کا اظہار کیا ایکسٹو نے انہیں بتایا کہ وہ علی عمران کی سرکردگی میں ماکازونگا کی سرکوبی کے لئے اپنے ایجنٹوں کی ایک ٹیم روانہ کر رہے ہیں اس تجویز سے سب نے متفقہ طور پر اتفاق کیا اور میٹنگ برخاست ہو گئی۔

سب نے جیپوں سے اتر کر سامنے حد تک پھیلے ہوئے بھیانک جنگل کو دیکھا اور ان سب کو جھرجھری سی آ گئی خوف کی وجہ سے نہیں بلکہ آئندہ ہونے والے واقعات کا تصور کر کے یہاں سے ان کی زندگی کا بھیانک باب شروع ہونا تھا نہ جانے پر اسرار اور خوفناک جنگل میں کس طرح کے واقعات پیش آتے اور آیا وہ صحیح سلامت واپس اس جنگل سے نکل بھی سکیں گے یا نہیں، ایک عمران تھا جو ہر خطرے سے بے نیاز سامان اتروا رہا تھا اور جوزف اس کی تو حالت ہی عجیب تھی اس کے چہرے پر خوشیاں پھوٹ پڑ رہی تھیں جیسے کئی سالوں بعد کوئی



شخص اپنے وطن واپس آیا ہو۔ صحیح معنوں میں جوزف شہر کی زندگی سے اکتا گیا تھا اس کا کبھی کبھی دل چاہتا تھا کہ وہ واپس جنگل کی آزاد فضاؤں میں چلا جائے جہاں نئی تہذیب کی بے غیرتی اور تکلف و تصنع سے پاک ایک آزاد ماحول ہوتا ہے لیکن وہ ایسا عمران کی وجہ سے نہ کر سکتا تھا کیوں کہ عمران سے اس کا لگاؤ اس کی ہر خواہش پر قابو پا لیتا تھا۔

عمران سے اسے ایک طرح کا عشق تھا اور یہ تھی بھی ایک حقیقت عمران اس کی زندگی کا جزو بن چکا تھا گریٹ باس عمران کی منفرد خصوصیات کا گرویدہ کر دیا تھا۔

اب قسمت نے اسے چند دن کے لئے دوبارہ موقع دیا تھا کہ وہ جنگل میں سانس لے سکے اس کے لئے اس کے چہرے پر خوشیاں پھوٹی پڑ رہی تھیں۔

بلیک زیرو وان سے تقریباً 4 میل آگے گھنے جنگل میں موجود تھا وہ کمپاس کے ذریعے سمت کا اندازہ کر رہا تھا کہ ٹیم کی مناسب رہنمائی کر سکے۔ بلیک زیرو کا کام دراصل سب سے کٹھن تھا کیوں کہ اسے جنگل میں اکیلے ہی سب آفتوں کا مقابلہ کرنا تھا لیکن عمران نے اس کی اس طرح ٹریننگ کی تھی وہ اب عمران کی طرح تقریباً ناقابل تسخیر بن چکا تھا اس میں اس کی اعلی صلاحیتوں اور حاضر دماغی کا بھی بہت دخل تھا۔

ساری ٹیم شکاریوں کے بھیس میں تھی ٹیم میں عمران، شکیل، صفدر، تنویر، ناشاد اور جوزف شامل تھے جولیا اغوا ہو جانے کی وجہ سے انہیں جولیا یاد آتی وہ سب افسردہ ہو جاتے سب کو موہوم سی امید تھی کہ جولیا واپسی میں ان کے ساتھ ہو گی بہر حال جولیا کی کمی انہیں بری طرح کھل رہی تھی۔

ان سب نے اپنے اپنے حصے کا سامان اٹھایا ہوا تھا۔ فالتو سامان جوزف کے کاندھوں پر تھا جسے وہ آسانی سے اٹھائے ہوئے تھا۔ ان سب کے پاس اعلی قسم کی مشین گنیں تھیں ایک جدید قسم کے ریوالور جن سے گولی کی بجائے چھوٹے چھوٹے راکٹ نکلتے تھے اور ایک راکٹ ایک چھوٹی توپ کے گولوں جتنی تباہی مچاتا تھا۔ دو مار رائفلیں ان کے کاندھوں پر لٹکی ہوئی تھیں۔ ہینڈ گرنیڈ بھی کافی تعداد میں موجود تھے۔ جوزف کے پاس کافی مقدار میں ڈائنا سیٹ بھی موجود تھا چنانچہ وہ جدید اسلحہ سے پوری طرح لیس تھے۔

وہ سب عمران کی سرکردگی میں گھنے جنگل میں ایک چھوٹی سی پگڈنڈی پر چلے جا رہے تھے تنویر بے چارہ انتہائی افسردہ تھا اور عمران اسے بار بار چھیڑ دیتا،

تنویر نجانے جولیا کس حال میں ہو گی نہ جانے بے چاری زندہ بھی ہے یا نہیں۔

اور یہ کہتے کہتے عمران کے چہرے پر غم کی لہریں چھا گئیں۔

تنویر اب تک تو خاموشی سے سنتا چلا آرہا تھا لیکن آخر کب تک اس بات پر پھٹ پڑا۔

مریں اس کے دشمن وہ کیوں مرے مجھے پتہ ہے تم نے جان بوجھ کر اسے صفدر کے ساتھ بھیجا تھا، تم اس سے پیچھا چھڑانا چاہتے تھے، اور تم اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے لیکن یاد رکھنا اگر ہیڈ کوارٹر میں جولیا نہ ملی تو میں تمہیں قتل کر دوں گا۔

ہائے۔۔۔ ہائے۔۔ پوری دادی اماں کی طرح بول رہے ہو جولیا کے عشق نے تمہیں بھی عورت بنا دیا یعنی من تو شدم تو من شدی والا چکر ہے۔

صفدر اور ناشاد عمران کی اس بات پر ہنس پڑے لیکن تنویر کا چہرہ بگڑتے دیکھ کر وہ چپ ہو گئے۔



تنویر کو از حد غصہ آگیا۔ اس نے سامان پھینک دیا اور خود عمران پر جھپٹ پڑا۔ لیکن اس پیشتر کہ وہ عمران تک پہنچتا جوزف نے جھپٹ کر اس کا بازو پکڑ لیا۔

مسٹر ماسٹر پر جھپٹنے سے پہلے مجھ سے دو دو ہاتھ کر لو۔ آؤ جلدی آؤ۔

اور تنویر نے غصے میں ایک مکا جوزف کو مار دیا اب تو جوزف کو بھی غصہ آگیا اور جھٹ سامان پھینک کر ایک زور دار لفٹ ہک تنویر کے منہ پر مارا اور تنویر دو فٹ اچھل کر زمین پر جا گرا اس کا چہرہ ضرب کی شدت سے سرخ پڑ گیا تھا۔

عمران ہائے ہائے کرتا رہ گیا لیکن تنویر کو مکا پڑ چکا تھا۔ اب عمران نے جوزف کو منع کیا اور تنویر کو بڑی مشکل سے صفدر اور کیپٹن شکیل نے سنبھالا اور وہ ایک بار پھر اپنے سفر پر روانہ ہو گئے۔

دوپہر کو جنگل کے ایک صاف قطعے میں انہوں نے کیمپ لگایا تا کہ کچھ تازہ دم ہو کر وہ آگے جائیں صفدر بندوق لے کر شکار پر نکل گیا جوزف اور تنویر اب تک ایک دوسرے کو ٹیڑھی نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد صفدر ایک ہرن مار کر لے آیا اور وہ لوگ کھانا پکانے کی تیاریوں میں مصروف ہو گئے۔ کیپٹن شکیل بندوق ہاتھ میں لئے ٹہلتا ہوا جنگل میں کافی دور نکل گیا۔

یہ پراسرار جنگل اپنے اندر کافی رنگینیاں لئے ہوئے تھا اونچے اونچے درخت اور پھر پرندوں اور جانوروں کا مسلسل شور اس کے کانوں کو بھلا محسوس ہو رہا تھا۔ کافی دور ٹہلنے کے بعد وہ واپس کیمپ کی طرف مڑ گیا ابھی وہ کیمپ سے دو سو گز دور تھا کہ اسے اپنی پشت پر زور دار دھماکوں اور درخت ٹوٹنے کی آوازیں آئیں اور زمین ہلنے لگی وہ فوراً پیچھے پلٹا تو اسے محسوس ہوا کہ بھاری بھر کم جانوروں کا ایک گروہ بھاگا چلا آرہا تھا، وہ سمجھ گیا کہ یہ

دیو پیکر ہاتھیوں کا غول ہو گا خیمے میں بیٹھے ہوئے باقی ساتھی بھی ہڑ بڑا کر باہر نکل آئے تھے کیپٹن شکیل نے انہیں فوراً خیموں سے ضروری سامان نکال کر دور دور درختوں پر چڑھ جانے کا حکم دیا۔ لیکن گھبراہٹ میں وہ کچھ بھی نہ سمجھ سکے جب بات ان کی سمجھ میں آگئی تو اتنی دیر میں ہاتھیوں کا ایک گروہ تیزی سے ان کی طرف بھاگتا ہوا نظر آیا ان دیوؤں کے سامنے جو چیز بھی آتی خس و خاشاک کی طرح بکھرتی چلی گئی اب بھاگنے کا وقت نہ تھا لیکن کیپٹن شکیل اپنے ساتھیوں سے دو گز دور تھا۔ اس لئے پہلے زد میں وہی آتا لیکن وہ سنبھل کر کھڑا ہو گیا اس نے اپنی رائفل اٹھائی نشانہ لیا اور۔۔۔۔۔۔۔ سب سے آگے آنے والے ہاتھی کے ماتھے پر گولی چلادی اور بھاگتے بھاگتے لڑکھڑا کر گرا لیکن وہ فوراً اٹھ کھڑا ہوا اب ہاتھیوں کی رفتار آہستہ ہو گئی انہیں معلوم ہو گیا تھا کہ سامنے ان کے دشمن ہیں اور وہ فطری چالاکی سے ایک دائرہ بنا کر بھاگنے لگے ان سب کے آگے وہی ہاتھی تھا جس کے ماتھے پر گولی لگی تھی اس کے بھاگنے کی طرز سے پتہ چلتا تھا کہ گولی کارگر نہیں لگی۔ عمران نے کیپٹن شکیل کو زبردست خطرے میں دیکھا تو اس نے اسے فوراً پیچھے بھاگ آنے کو کہا اس کے دوسرے ساتھی اتنی دیر میں نزدیک کے درختوں پر چڑھ چکے تھے لیکن کیپٹن شکیل نے ایک قدم بھی پیچھے نہیں اٹھایا وہ تن کر کھڑا ہو گیا اسے معلوم تھا کہ اگر ہاتھیوں کے سردار کو کسی طرح ختم کر دیا جائے تو یہ گروہ واپس بھاگ جائے گا چنانچہ اس نے رائفل اٹھا کر ایک اور فائر کیا لیکن رائفل پھس ہو کر رہ گئی شائد اس میں کوئی خرابی ہو گئی تھی اتنے میں ہاتھی بالکل نزدیک آگئے تھے۔ اب موت کیپٹن شکیل کے بالکل سامنے تھی وہ ایک لمحے کے لئے جھجکا اور پھر اس نے رائفل کو نال سے پکڑ کر سامنے کر لیا اب وہ ہاتھیوں سے دست بدست جنگ کرنے کے لئے تیار تھا۔



عمران اتنی دیر میں بھاگتا کیپٹن شکیل کے پاس آ رہا تھا لیکن عمران کے پاس پہنچنے سے پہلے ہاتھیوں کے سردار نے کیپٹن شکیل پر حملہ کر دیا۔

عمران نے سردار کے پیچھے آنے والے ہاتھیوں پر ہینڈ گرنیڈ پھینک دیا۔ زبردست دھماکہ ہوا اور ہاتھیوں نے بوکھلا کر اپنا رخ پھیر دیا لیکن سردار ہاتھی اس دھماکہ سے نہ گھبرایا شاید وہ جوش انتقام سے پاگل ہو رہا تھا اس نے جیسے ہی شکیل پر حملہ کیا شکیل نے رائفل کا ہٹ گھما کر اس کی سونڈ پر مار دیا۔ اور خود اچھل کر ایک طرف ہٹ گیا ہاتھی اپنے زور میں آگے چلا گیا۔ رائفل کا بٹ تو ضرور ٹوٹ گیا لیکن ہاتھی کی سونڈ بھی بری طرح زخمی ہو گئی۔

اب کیپٹن شکیل بالکل تنہا تھا۔ اس کے ہاتھ میں صرف رائفل کی نال تھی۔ اور ہاتھی زخمی ہو کر اور بھی غضب ناک ہو گیا تھا، اب وہ پھر پلٹ کر حملہ کر رہا تھا عمران نے اسے پلٹتا دیکھ کر اس کی رائفل سے گولیوں کی بوچھاڑ کر دی لیکن وہ لڑکھڑاتے بھی شکیل کے قریب پہنچ چکا تھا۔ اگر اب بھی کیپٹن شکیل اس کی زد میں آجاتا تو کیپٹن شکیل کا ہاتھی کے پاؤں مین پس جانا یقینی تھا۔ لیکن کیپٹن شکیل نے اچھل کر رائفل کی نال اسی کی آنکھ میں گھسیڑ دی اور ہاتھی چیختا ہوا ایک طرف بھاگا لیکن وہ چند گز کے فاصلے پر لڑکھڑا کر گرا دو تین بار تڑپا اور پھر ٹھنڈا ہو گیا لیکن کیپٹن شکیل کی بہادری دیکھ کر عمران کے چہرے پر بھی تحسین کے تاثرات چھا گئے۔

کیپٹن شکیل کی بے مثل جرات اور بہادری سے ساری ٹیم کی جانیں بچ گئیں تھیں جوزف بھی کیپٹن شکیل کی بہادری کا پوری طرح مدح تھا۔ عمران کے بعد یہ دوسرا آدمی تھا جس سے جوزف متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا تھا ساری ٹیم اپنا اپنا سامان اٹھائے ایک بار پھر اپنے سفر پر روانہ ہو چکی تھی، عمران رات کو ہی بلیک زیرو سے آئندہ

راستے کی تمام پوزیشن لے چکا تھا۔ چنانچہ اب وہ آسانی سے اس راستہ پر جا رہے تھے۔ دو دن تک سفر کے دوران انہیں کوئی خاص واقعہ پیش نہیں آیا لیکن دو دن کے سفر کے بعد انہیں معلوم ہوا کہ وہ راستہ بھول چکے ہیں۔ کیوں کہ رات ہی بلیک زیرو نے عمران کو بتایا تھا کہ کمپاس کی ایک ڈگری غلطی سے اب وہ اپنی منزل مقصود سے کافی دور ہو چکے تھے۔ بلیک زیرو کی یہ غلطی ایک بھیانک غلطی ایک بھیانک غلطی تھی۔ کیوں کہ اس پر اسرار جنگل میں راستہ بھول جانے کا مطلب سوائے تباہی کے اور نہ تھا لیکن بلیک زیرو بھی آخر انسان تھا۔ اب غلطی ہو چکی تھی عمران نے بلیک زیرو کو دوبارہ سمت ماپنے کو کہا اور اس کی ترمیم شدہ سمت بتانے پر وہ پوری ٹیم کو لے کر اس طرف چل پڑا۔ عمران سب سے پیچھے پیچھے صفدر سے باتیں کرتا ہوا آ رہا تھا اچانک اسے ٹرانسمیٹر پر اشارہ موصول ہوا اور پیشاب کرنے کے بہانے ایک طرف جھاڑی میں چلا گیا۔

بلیک زیرو نے اسے بتایا کہ وہ بومی قبیلے کی سرحد میں داخل ہو چکے ہیں۔ عمران بومی کا لفظ سنتے ہی تشویش میں پڑ گیا کیوں کہ افریقہ کے جنگلوں میں بومی سب سے زیادہ وحشی اور آدم خور قبیلہ تھا۔

آج تک اس قبیلے سے بہت کم افراد ہی اپنی جانیں بچا سکے تھے۔ عمران نے بلیک زیرو کو کہا کہ وہ کنی کاٹ کر ان کے قافلے کے پیچھے چلا جائے تاکہ اگر ان کو کچھ ہو جائے تو بلیک زیرو بروقت ان کی مدد کر سکے اور خود اس نے ٹیم کو سارے واقعات بتا کر ہوشیار رہنے کو کہا کیونکہ اس قبیلے سے نپٹنا بڑا ہی مشکل تھا بہر حال تن بہ تقدیر اب وہ آگے بڑھتے جا رہے تھے عمران نے انہیں سختی سے منع کر دیا تھا کہ وہ اس کی اجازت کے بغیر ہر گز فائر نہ کریں کیوں کہ اس سے حالات اور بگڑ سکتے ہیں اور عمران نے کچھ سوچ کر اپنے کپڑے اتارے اور ایک نیکر پہنی اور جسم پر مختلف رنگ مل لئے سر پر ایک جھاڑی باندھی اب وہ کسی وحشی قبیلے کا ایک جادوگر نظر آ رہا تھا



سب لوگ اس کی اس ہیت کو دیکھ کر ہنس رہے تھے اور عمران طرح طرح کے منہ بنا کر ان کو اور بھی ہنسا رہا تھا۔

اچانک دور سے ڈھول بجنے کی آواز آئی اور عمران سمجھ گیا کہ کسی قبیلے کے پہرے داروں نے انہیں دیکھ لیا ہے اور اب وہ اپنے ساتھیوں کو اطلاع دے رہے تھے اور پھر جنگل میں دور دور تک ڈھول بجنے کی لگاتار آوازیں آنے لگیں۔ لیکن ٹیم چلتی رہی اچانک ہی جھاڑیوں میں سرسراہٹ ہوئی اور جنگلیوں کا ایک گروہ جو بالکل ننگا تھا ہاتھ میں تیر کمان اور نیزے لئے سامنے کھڑا تھا ان کے نیزے یقیناً زہر آلود تھے اور پھر ان کو دیکھتے دیکھتے چاروں طرف سے وحشیوں کے سر ابھرنے لگے۔

اب انہوں نے دیکھا کہ وہ چاروں طرف سے وحشیوں کے نرغے میں ہیں۔ عمران سب سے آگے تھا اچانک وحشیوں کی صفوں میں حرکت ہوئی اور ایک وحشی لمبا سا نیزہ لے کر آگے بڑھا اس نے جنگلی زبان میں کچھ چیخ کر کہا۔ اس کے جواب میں عمران نے بھی اسی زبان میں بات کی، عمران کے منہ سے یہ جنگلی زبان اتنی روانی سے سن کر سب حیران ہو گئے، عمران بذات خود ایک جنگلی لگ رہا تھا تھوڑی دیر تک جنگلی زبان میں بات چیت ہوتی رہی پھر جنگلیوں نے انہیں اپنے نرغے میں لے کر چلنا شروع کر دیا عمران نے ٹیم کو بتایا کہ یہ واقعی بومی قبیلہ ہے میں نے ایک جادوگر کا روپ دھارا ہے میں نے ان کو بتایا ہے کہ میں بہت بڑا جادوگر ہوں۔ اور تمہارے متعلق میں نے انہیں بتایا ہے کہ یہ بھی ایک قبیلے سے تعلق رکھتے ہیں جو سارے کا سارا جادوگروں کا قبیلہ ہے ان کے پاس آتشی زبان والے سانپ ہیں جو بہت دور سے ان کے ایک اشارے پر لوگوں کو مار دیتے ہیں وہ ہم سے کافی متاثر معلوم ہوتے ہیں لیکن آگے جا کر ہم پر کیا گزرے گی یہ خدا بہتر جانتا ہے۔

بہر حال اب ہمیں انتہائی احتیاط برتنی پڑے گی۔ کیونکہ ہماری ذراسی بے احتیاطی ہمیں بڑی مصیبت میں ڈال سکتی ہے جنگلیوں کا غول ڈھول بجاتا ہوا ناچتا کودتا ان کو لئے جارہا تھا تھوڑی دیر گھنے جنگل کے عین درمیان میں ایک بہت بڑا قلعہ درختوں سے قطعی پاک نظر آیا اس میں بے ڈھنگی قسم کی جھونپڑیاں پڑی ہوئی تھیں۔اور کئی عورتیں اور بچے ننگ دھڑنگ پھر رہے تھے۔ درمیان میں ایک بہت بڑی جھونپڑی تھی جس کو شیر کی کھال سے ڈھانپا گیا تھا ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے یہ جھونپڑی تمام تر شیر کی کھال کی بنی ہوئی ہو یقیناً یہ جھونپڑی قبیلے کے سردار کی تھی۔اس کے آگے جاکر عمران اور اس کے ساتھیوں کو کھڑا کر دیا گیا۔

ہزاروں جنگلی ان کو دیکھنے کے لئے ارد گرد کھڑے ہوگئے تھوڑی دیر بعد جنگلیوں کا سردار سر پر پروں کا تاج پہنے جھونپڑی سے باہر نکلا وہ ایک قوی ہیکل اور انتہائی طاقت ور آدمی تھا۔اس کے دونوں طرف دو نوجوان عورتیں انسانی کھوپڑی میں شراب لئے چل رہی تھیں۔ سردار کے گلے میں انسانی کھوپڑیوں کا ہار تھا۔ جن کو جنگلیوں کی خاص تکنیک سے سکھا کر چھوٹا کر لیا گیا تھا۔ عمران کے ساتھ آنے والے چھوٹے سردار نے اسے عمران کی وہ باتیں بتائیں جو اس نے پھر عمران سے براہ راست بات چیت کی گفتگو کے بعد سردار اپنی جھونپڑی میں چلا گیا اور اس کے ساتھیوں کو ایک اور جھونپڑی میں قید کر لیا گیا۔

لیکن ان کے سامان کو بالکل نہیں چھیڑا گیا کیوں کہ جنگلیوں کی سمجھ میں ہی نہ آیا کہ یہ کیسا سامان ہے۔

جھونپڑی میں جاتے ہی سب عمران کے گرد ہوگئے سردار سے اس کی کیا بات ہوئی ہے۔

بات چیت کیا خاص ہونی تھی۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

کیوں کیا بات ہوئی، کیپٹن شکیل نے پوچھا۔



اب انہوں نے شرط رکھی ہے کہ ہم آج رات کو تمہاری جادوگری کی آزمائش کریں گے اگر تم پورے اترے تو ہم تمہیں چھوڑ دیں گے اور تمہارے باقی ساتھیوں کو بھون کر کھاجائیں گے۔ کیونکہ ان کے خیال میں تم جادوگر معلوم نہیں ہوتے اور اگر میں ناکام ہوگیا تو مجھے قتل کر دیں گے اور تمہیں چھوڑ دیں گے۔

ہمیں کیوں چھوڑ دیں گے؟ صفدر نے سوال کیا۔

تمہارا گوشت کڑوا ہے نا، عمران نے ایسے منہ بنایا جیسے کونین چبائی ہو،

اور اس حالت میں ہونے کے باوجود باقی ساتھیوں کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔

وہ تمہیں اس لئے چھوڑ دیں گے کہ ان کے خیال میں تم کسی نامعلوم قبیلے کے لوگ ہو۔ وہ تمہیں چھوڑ کر تمہارے قبیلے سے دوستی کا آغاز کریں گے۔

وہ آزمائش کیا ہوگی تنویر نے پوچھا۔

جولیا کی کھوپڑی منگوانی پڑے گی۔ عمران بولا۔

یہ بات تنویر نہ جانے کس خیال کے تحت ضبط کر گیا بہر حال آپ لوگ کسی قسم کا ذکر نہ کریں۔

کیا ایکسٹو یہاں ہماری کوئی مدد نہیں کرے گا ناشاد نے سنجیدہ ہو کر دریافت کیا۔

ضرور مدد کرے گا، وہ ہر لمحے ہمارے نزدیک رہتا ہے۔ عمران نے کہا۔

بہر حال آپ لوگ کسی قسم کا فکر نہ کریں اگر میں کامیاب ہوگیا تو میں تمہیں اکیلا نہیں مرنے دوں گا۔اور اگر ناکام ہوگیا تو پھر وہ معاملہ ٹھیک ہے آپ لوگوں کی جانیں تو بچ جائیں گی۔

نہ جانے یہ بات کہتے ہوئے عمران کے چہرے پر حماقتیں کہاں غائب ہوگئی تھیں۔

گریٹ باس، جوزف نے نعرہ لگایا وہ یہاں بھی بوتل کو منہ لگائے شراب پی رہا تھا کیونکہ اسے یقین تھا کہ باس ہر موقع پر کامیاب ہو جاتا ہے۔

آدھی رات کے وقت ان سب کو باہر نکالا گیا سامنے کھلے میدان میں ایک دائرہ باندھے سارے جنگلی بیٹھے تھے درمیان میں وسیع

میدان تھا چاروں طرف مشعلیں جل رہی تھیں ایک طرف لکڑی کی ایک بڑی سی اسٹیج پر سردار بیٹھا ہوا تھا۔

عمران اور اس کے ساتھیوں کو اس میدان میں لے جایا گیا باقی ٹیم کو ایک طرف بٹھا دیا گیا اور عمران نے جھونپڑی ہی میں کوڈورڈز میں بلیک زیرو ہوشیار رہنے کے لئے کہہ دیا تھا اور اس وقت بلیک زیرو اس میدان کے نزدیک ہی ایک گھنے درخت پر بیٹھا ساری کارروائی دیکھ رہا تھا وہ صرف اشارے ہی کا منتظر تھا اس نے سیاہ رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے تھے اس لئے اس کے دیکھ لئے جانے کا خطرہ نہیں تھا۔ چنانچہ وہ اطمینان سے بیٹھا تھا۔

عمران کو بتایا گیا کہ اسے زمین پر لٹا دیا جائے گا اور ہمارا ایک آدمی اس کی گردن پر کلہاڑی مارے گا۔ اگر اس کلہاڑی کی ضرب سے وہ مر گیا تو وہ جھوٹا جادوگر ثابت ہو گا اگر کلہاڑی کی ضرب نے اسے نقصان نہ پہنچایا تو سچا جادوگر ہو گا اگر وہ مر گیا تو اس کے ساتھیوں کو آزاد کر دیا جائے گا۔

عمران ن ایک لمحے سوچ کر کہا اگر میں اس کلہاڑی مارنے والے کو اپنے علم کے زور سے پہلے ہی مار دوں تو کیا میں سچا ہوں گا کہ نہیں۔



سردار نے ایک لمحے سوچ کر کہا کہ تم کلہاڑی مارنے والے آدمی کو کلہاڑی مارنے سے پہلے بغیر کسی ہتھیار کے مارو تو اس کے دو آدمی تم پر وار کریں گے، اگر تم انہیں بھی مار دو تو تین آدمی یہاں تک آ کر پانچ آدمی تک تم پر وار کریں گے، پانچ آدمی تم پر وار کرنے سے پہلے مر گئے تو سچے قرار دیئے جاؤ گے ورنہ نہیں۔

ایک بات ہے اگر دو آدمی تک میں مار دوں دو کے بعد میرے دیگر ساتھی انہیں اپنے جادو کے زور سے مار دیں گے تو کیا میرے ساتھ میرے ساتھیوں کو بھی چھوڑ دیا جائے گا۔

سردار نے ایک لمحہ سوچتے ہوئے کہا کہ اگر ایسا ہوا تو ہم تمہارے ساتھ ان کو بھی چھوڑ دیں گے، لیکن تم یا تمہارے ساتھی ایسا کر لیں میرے خیال میں ناممکن ہے۔

جادوگروں کے لئے کوئی چیز ناممکن نہیں ہوتی اور ہاں مجھے زمین پر لٹانے سے پہلے عمل پڑھنے کی اجازت دی جائے۔

سردار نے اسے اجازت دے دی، اور پھر عمران کے چہرے پر یکدم سرخی چھا گئی اس نے اچھلنا کودنا شروع کر دیا۔

اس کے منہ سے عجیب سی زبان کے الفاظ نکل رہے تھے ہر لمحے اس کی اچھل کود میں اضافہ ہوتا چلا گیا۔ دراصل وہ بلیک زیرو کو انگوٹھی کے ٹرانسمیٹر کے ذریعہ کوڈورڈز میں ہدایات دے رہا تھا جب بلیک زیرو کو ہدایات دے چکا تو اس نے بلیک زیرو کو ہدائت کی کہ وہ بطور ایکسٹو صفدر کو ٹرانسمیٹر پر ہدایات دے دے تاکہ دو آدمیوں کے بعد انہوں نے کس طرح کام کرنا ہے اور پھر آہستہ آہستہ اس کی حرکات سست ہوتی گئیں اور پھر وہ اطمینان سے زمین پر نیم مدہوشی کی حالت میں لیٹ گیا۔

ساری ٹیم انتہائی حیرت سے عمران کی حرکات کو دیکھ رہی تھی۔

ان کی سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ عمران کیا کر رہا ہے۔

اچانک صفدر کی گھڑی میں لگے ہوئے ٹرانسمیٹر پر اشارہ موصول ہوا اور صفدر حیران رہ گیا کہ کس کی کال ہو گی۔

ہیلو، ہیلو صفدر سپیکنگ، صفدر نے آہستہ سے کہا۔

ایکس ٹو، ایکس ٹو کی مانوس آواز ابھری اور صدر کے چہرے پر یک دم خوشی کے آثار پھیل گئے۔

یس سر،

کیا حالات ہیں؟

سر ہم بڑی مشکل میں پھنس گئے ہیں، پھر صفدر نے اسے تمام تفصیلات سے آگاہ کیا۔

دیکھو میں تمہارے نزدیک ہوں پھر ایکسٹو نے شرط کے متعلق صفدر کو تفصیل سے بتلایا، پھر کہا کہ سب ساتھی چوکنے ہو جائیں، جب دو آدمی ختم ہو جائیں تو اس کے بعد پانچ آدمیوں کو تم نے مشین گنوں سے ختم کرنا ہے لیکن ہوشیار ہو کر مسٹر صفدر تمہاری ذرا سی غلطی سے عمران کی جان چلی جائے گی۔ اوکے اوور اینڈ آل اور صفدر نے تمام ساتھیوں کو ایکسٹو کی کال کے متعلق بتایا سب نے یہ سن کر خوشی کا اظہار کیا۔ اب انہیں یقین ہو گیا کہ وہ اس سچوئشن پر قابو پا جائیں گے صفدر نے مشین گن چیک کر کے سنبھالی اتنی دیر میں ایک جنگلی بڑا سا کلہاڑا لئے عمران کے سر پر پہنچ گیا اس نے کلہاڑا مارنے کے لئے اٹھایا ہر طرف خاموشی چھا گئی سب دم بخود تھی کے نہ جانے آئندہ کیا ہو گا ابھی جنگلی اچھی طرح کلہاڑا سنبھال بھی نہ سکا تھا کہ جنگلی کی کھوپڑی فضا



میں ریزہ ریزہ ہو کر بکھر گئی اور وہ کلہاڑے سمیت زمین پر مردہ ہو کر رہ گیا تمام جنگلیوں کے ڈر کے مارے چیخیں نکل گئیں۔ تمام پارٹی حیران تھی کہ یہ فائر کہاں سے ہوا کیونکہ فائر اچانک ہوا تھا۔ یہ تو وہ اچھی طرح سمجھ گئے تھے کہ فائر یقیناً ایکس ٹو کی طرف سے ہوا ہو گا اور سائلنسر لگی رائفل سے کیا گیا ہو گا۔ سرادر کے اشارے سے دو اور جنگلی کلہاڑے سنبھالے آگے بڑھے انہوں نے بڑی تیزی سے عمران پر وار کرنا چاہا لیکن وار کرنے سے پہلے ہی ان کے دل میں رنگیں سوراخ ہو گئے اور وہ زمین پر گر گئے۔ چند لمحوں بعد وہ دونوں جنگلی مردہ تھے۔

جنگلیوں کی ایک بار پھر چیخیں نکل گئیں اب وہ خوفزدہ تھے انہیں یقین ہو گیا کہ یہ شخص ضرور کوئی بڑا جادوگر ہے۔

ان کی سمجھ میں ہی نہیں آرہا تھا کہ کلہاڑی مارنے والے کس طرح مر جاتے ہیں۔ اب تو سردار کے چہرے پر بھی خوف کی پرچھائیں نظر آنے لگیں لیکن اس نے تین اور جنگلیوں کو اشارہ کیا وہ ڈرتے ڈرتے آگے بڑھے اور اب صفدر تیار ہو گیا۔

عمران نے سردار سے کہا اب میرے ساتھی جادوگری دکھائیں گے چنانچہ سردار کے اشارے سے تین آدمی آگے بڑھے ابھی وہ عمران کے نزدیک بھی نہیں پہنچے تھے یک دم ریٹ ریٹ کی مخصوص آواز ابھری اور تین کے تین زمین پر تڑپنے لگے۔

سردار نے کھڑے ہو کر عمران اور اس کے ساتھیوں کی جادوگری کو تسلیم کر لیا سردار نے عمران کو خود اٹھالیا اور پھر ان کے سامنے جنگلی تعظیم سے جھک گئے وہ ان کے نزدیک آنے سے بھی خوفزدہ تھے، اب پوری ٹیم کو

اچھی جھونپڑی میں رکھا گیا،ان کی خوب اچھی طرح مہمان نوازی کی گئی اور پھر دوسرے دن انہیں وحشی اپنی سرحد سے پار چھوڑ گئے۔

بومی قبیلے سے بچ کر نکل آنے پر سب خوش تھے۔ عمران نے اپنی صلاحیتوں کالوہاایک بار پھر منوالیا۔ایکسٹو اب ان سے آگے آگے تھا۔کافی چکر لگانے کے بعد اب وہ صحیح سمت پر آگئے تھے،بلیک زیرو کے نقشے کے مطابق ماکازونگاکاہیڈکوارٹر صرف چار دن کی مسافت پر تھا کیوں کہ عمران کے اندازے کے مطابق ماکازونگاکا ہیڈکوارٹر خزاوار قبیلے کے آس پاس ہی تھا۔اور خزاوار قبیلہ یہاں سے تین دن کی مسافت پر تھا انہوں نے خزوار قبیلے سے بھی بچ کر نکلنا تھا کیوں کہ خزوار قبیلے بھی کچھ کم وحشی اور خطرناک نہ تھے۔

چنانچہ تین دن تک وہ چلتے رہے تیسرے دن وہ خزاوار قبیلے کی سرحد سے تقریباًدو میل ☆☆☆ سے آگے نکل گئے اور جب انہوں خزاوار قبیلے کو پیچھے چھوڑ دیااور سب نے اطمینان کا سانس لیا۔

تقریباًدو دن اور چلنے کے بعد وہ جنگل میں دور دور تک پھیلے ہوئے ایک وسیع وعریض میدان کے سرے پر پہنچ گئے اس میدان میں درختوں کے بجائے جھاڑیاں تھیں۔بلیک زیرو ان سے ایک دن پہلے یہاں پہنچ چکا تھا۔اس لئے جب ٹراسمیٹر پر اس نے عمران کو اس میدان کے متعلق بتایا تو عمران سمجھ گیا کہ یہ ہی ان کی منزل مقصود ہے لیکن اس میدان میں دور دور تک کوئی آدمی نظر نہیں آتا تھا۔

یہاں تو کوئی آدمی بھی نہیں ہے۔تنویر نے میدان کو دیکھتے ہوئے کہا۔

جانور تو ہیں۔عمران نے چوٹ کی۔

تم خود جانور میرے ساتھ بات کرتے ہوئے زبان قابو میں رکھا کرو۔



لو اب زبان بھی سنبھال کر رکھتے ہیں،زبان نہ ہوئی کوہ نور ہیرا ہو گیا۔

میرا خیال ہے کہ ابھی ماکازونگا کا ہیڈکوارٹر دور ہو گا کیپٹن شکیل نے دخل اندازی کی۔

میں ثابت کر سکتا ہوں کہ یہی میدان ماکازونگا کا ہیڈکوارٹر ہے۔

عمران نے چیلنج کرتے ہوئے کہا،

کس طرح۔

صفدر نے پوچھا۔

یہ دیکھو یہاں زمین پر فوجی بوٹ کے نشان ہیں اب بتلاؤ بھلا جنگلی جانور یا وحشی لوگ فوجی بوٹ پہنے پھرتے ہیں۔

اور عمران کی یہ بات سن کر سب لوگ جھک کر غور سے فوجی بوٹ کے ایک مدہم نشان کو دیکھنے لگے اب سب کو عمران کی بات کا قائل ہونا پڑا۔

تو پھر یہ ہیڈکوارٹر زمین دوز ہو گا۔

کیپٹن شکیل نے خیال پیش کیا۔

بالکل ٹھیک سمجھے،عمران نے تحسین آمیز جواب دیا۔

لیکن اس کا راستہ کہاں ہو گا۔

تنویر جھنجلا کر رہ گیا۔

لیکن اگر یہی ہیڈکوارٹر ہے تو یقیناً پہرے کا بھی انتظام کیا گیا ہو گا۔

صفدر نے کہا۔

بالکل کیپٹن شکیل نے جواب دیا۔

تواس کا مطلب ہے کہ ہم لوگ دیکھے جا چکے ہیں۔

ناشاد بولا۔

یقیناً۔

لیکن اب تک ہمارے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔ نہ جانے اس میں کیا مصلحت ہے بہر حال ہمیں ان کے ہیڈ کوارٹر کا راستہ ڈھونڈنا ہے سب لوگ دو دو کی ٹولیوں میں بٹ جاؤ اور پھر ادھر ادھر کے راستہ پر غور کرو، تنویر نے کہا۔

وہ سب دو دو کی ٹولیوں میں بٹ کر ادھر ادھر پھرنے لگے عمران اور جوزف ایک طرف تھے کہیں بھی کوئی رخنہ نظر نہیں آرہا تھا دوپہر تک سب لوگ ڈھونڈتے رہے لیکن کچھ پتہ نہ چلا۔

دوپہر کو سب لوگ جنگل میں واپس چلے گئے انہوں نے وہاں جا کر کیمپ لگایا اور ستانے لگے اچانک شور سا محسوس ہوا اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے ان کے کیمپ مشین گنوں کی زد میں تھے نجانے کہاں سے سپاہی ٹپک پڑے تھے۔ان کے جسموں پر باقاعدہ وردیاں تھیں۔

اور وہ ہاتھوں میں جدید طرز کی مشین گنیں لئے ہوئے تھے۔ان لوگوں کو سنبھلنے کا موقع نہ ملا اور وہ گرفتار کر لئے گئے۔



یقیناً وہ ماکازونگا کی ایجنٹ تھے وہ ان سب کو نرغے میں لے کر میدان کی طرف چلے ایک جگہ جا کر انہوں نے ایک جھاڑی کو توز مین پھٹ گئی۔ اس میں راستہ نظر آنے لگا وہاں ہر سپاہی پر ایک سپاہی گن لئے کھڑا تھا ان سب کو ان سیڑھیوں کے زریعہ نیچے لے جایا گیا اندر واقعی ایک علیحدہ دنیا تھی۔ایک جدید ترین شہر سب لوگ یہ انتظامات دیکھ کر حیران رہ گئے۔ان کے تصور میں ہی نہیں آسکتا تھا کہ ماکازونگا کا ہیڈ کوارٹر وسیع و عریض اور اتنا جدید ہو سکتا ہے بہت بڑے بڑے ہال، کمرے، گیلریاں ان میں باقاعدہ الیکٹرک نصب تھی۔اور وہاں گھٹن کا احساس بالکل نہیں ہوتا تھا۔ عمران اور اس کی ٹیم کو لے کر یہ لوگ ایک بہت بڑے ہال میں پہنچے اس ہال کو دیکھ کر ایسا محسوس ہوتا تھا۔ جیسے وہ لوگ الف لیلیٰ کے ماحول میں آگئے ہوں۔ ہر چیز قدیم طرز معاشرت کی اور انتہائی پر تکلف تھی۔انہیں ہال کے درمیان میں کھڑا کر دیا گیا وہ لوگ حیران نظروں سے ہال کو دیکھ رہے تھے، اچانک دیواروں میں سے آواز آئی۔

تم لوگ ماکازونگا کو تباہ کرنے آئے تھے اب دیکھو کیا اسے واقعی تباہ کر سکتے ہو۔

بالکل کر سکتے ہیں۔ عمران نے جواب دیا۔

وہ کس طرح۔ آواز آئی۔

میرے پاس چراغ اللہ دین والا جن ہے جو ایک منٹ میں ہر چیز تباہ کر سکتا ہے۔

عمران نے حماقت آمیز لہجے میں کہا۔

ہم تمہارے مذاق کی داد دیتے ہیں نوجوان کہ تم اس حالت میں بھی مذاق کر سکتے ہو۔

تمہارا لیڈر کون ہے۔ آواز آئی۔

میں ہوں۔ عمران نے کہا۔

تھوڑی دیر تک خاموشی چھائی رہی پھر دروازہ کھلا اور چند سپاہی مشین گنیں لئے اندر داخل ہوئے انہوں نے عمران کے سوا باقی سب کو واپس چلنے کا اشارہ کیا۔

عمران وہیں کھڑا رہ گیا اور باقی سب لوگ واپس چل پڑے۔

تھوڑی دیر بعد ایک شخص کو عمران لے کر ایک کمرے کی طرف بڑھا۔ اس کمرے میں تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ صرف دو آدمیوں کی شبیہہ نظر آ رہی تھیں۔

تمہارا نام کیا ہے۔ آواز ابھری جو یقیناً ان دو میں سے کسی ایک کی ہو گی۔

مولوی فضل دین، عمران نے جواب دیا۔

صحیح نام بتاؤ لہجہ بے حد کرخت ہو گیا۔

صحیح نام کا تو میرے باپ کو بھی پتہ نہیں۔

کیا مطلب؟

مطلب یہ ہے کہ یہی میرا نام ہے اب چاہے اس کے ہجے غلط ہیں یا ٹھیک جیسا آپ کہہ رہے ہیں تو اس کا صحیح علم تو میرے باپ کو بھی نہیں اگر اسے ہوتا تو وہ یقیناً اس صحیح کر دیتا۔ میرے بھائی اب میں کیا کر سکتا ہوں۔

عمران نے سنجیدہ ہو کر کہا۔

تم مذاق کر رہے ہو۔

نہیں جی، میں آپ کی باتوں کا جواب دے رہا ہوں۔



ہوں تو تمہارا صحیح نام مولوی فضل دین ہے۔

جی اللہ کے فضل سے۔

تم کس ملک کے ایجنٹ ہو؟

توبہ کرو جی میں اور ایجنٹ میں تو ایک معمولی سا سپاہی ہوں۔

جسے انہوں نے بطور مزدور ان لوگوں کے ساتھ بھیج دیا ہے۔

جھوٹ بولتے ہو ہم ابھی سب کچھ پتہ کر لیتے ہیں تم ماکا زونگا سے کچھ نہیں چھپا سکتے۔

آپ میں ماکا کون ہے اور زونگا کون ہے؟

میں ماکا ہوں اور یہ زونگا ہے۔

دائیں طرف والے نے کہا۔

تو پھر اس کا مطلب ہے کہ ماکا زیادہ عظیم ہے کیوں کہ وہ دائیں طرف بیٹھا ہے۔

نہیں میں اس سے زیادہ عظیم ہوں اس کا نمبر میرے بعد ہے۔

عمران نے زور سے قہقہہ مارا اور پھر کہنے لگا میں نے تو دنیا میں پہلی بار تماشہ دیکھا ہے جو زیادہ عظیم ہے اس کا نام بعد میں اور جو کم عظیم ہو اس کا نام شروع میں ہو۔

تم ہمیں آپس میں لڑانا چاہتے ہو، ماکا بول اٹھا۔

جی مزا تو بہت ہی آئے گا۔

عمران نے معصومیت سے جواب دیا۔

ہوں۔اور ماکا نے گھنٹی بجائی اور اشخاص مشین گن سنبھالے اندر آئے۔

اسے لے جاؤ اور اسے مشین نمبر 2 میں ٹیسٹ کرو۔

اور وہ دونوں عمران کو لے کر باہر نکل آئے اسے وہ لئے ہوئے ایک اور کمرے میں آئے یہاں ایک بہت بڑی مشین تھی جس کے درمیان ایک کرسی رکھی ہوئی تھی اور سامنے ایک بڑی سی سکرین تھی ان دونوں نے اسے کرسی پر بٹھا دیا۔

کیا میری حجامت بڑھی ہوئی ہے۔عمران بولا

کیا مطلب ؟

کمال ہے یار سب ہی بدھو ہو مطلب کوئی بھی نہیں سمجھتا کیا یہ بار بر شاپ ہے، مجھے تو مشین اور کرسی کسی نائی کی معلوم ہوتی ہے دیکھو میری کروکٹ بنانا۔

اور وہ دونوں ہنسنے لگے۔

ان میں ایک بولا۔

فکر نہ کرو ابھی سب کچھ بتادو گے پھر پوچھوں گا آٹے دال کا بھاؤ۔

ابھی پوچھ لو آٹا بڑا مہنگا ہے 40 روپے من آٹا اور دال 120 روپے من اور وہ ایک بار پھر ہنسنے لگے اب انہوں نے ایک لوہے کی ٹوپی عمران۔اب عمران اپنے سر کو ہلا نہیں سکتا تھا ان میں سے ایک نے مشین کو آپریٹ کیا سکرین پر ہلکی ہلکی سی لہریں کودنے لگیں۔



تمہارا نام، عمران کو ایسا محسوس ہوا جیسے دوسرے آواز آئی اور پھر عمران کے دماغ میں کھلبلی سی مچلنے لگی اس کی زبان سے خود بخود الفاظ نکلنے لگے۔لیکن اس نے اپنی تمام قوت ارادی کو بروئے کار لاتے ہوئے، انہیں روکا اور سکرین پر لہریں زور زور سے کودنے لگیں اور پھر اس نے اپنے دماغ کو بلینک کیا ہر قسم کا خیال اس نے اپنی قوت ارادی سے نکال پھینکا چنانچہ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سکرین بالکل صاف تھی۔انہوں نے اور بھی بہت سے سوالات پوچھے لیکن عمران کی بے انتہاء طاقتور قوت ارادی کام کر گئی اور سکرین صاف رہا۔عمران کو اس جدوجہد میں پوری دفاعی طاقتیں کام میں لانی پڑیں چنانچہ آخر کا ان دونوں نے تھک ہار کر اسے کرسی سے اٹھا لیا۔

بڑے سخت جان ہو یار ایک بولا۔

کمال ہے بھئی یہ پہلا شخص ہے جس نے اس مشین کو ناکام بنا دیا۔یہاں تو بڑے بڑے سخت جان بھی موم کی طرح پگھل جاتے ہیں۔دوسرا بولا۔

اور پھر وہ دونوں عمران کو ایک کمرے کے پاس لے جا کر اسے دھکیل دیا۔یہاں عمران کے سب ساتھی موجود تھے اس نے سب کو واقعہ بتلایا اور آئندہ کے لئے لائحہ عمل پر غور کرنے لگے کوئی ایک گھنٹے بعد ایک بار پھر طلبی ہوئی۔

اس بار انہیں ایک وسیع کمرے میں لے جایا گیا۔کمرے میں لے جانے سے پہلے ان کی مکمل تلاشی لی گئی۔سگرٹ تک چھین لئے گئے۔

یہاں ایک بہت بڑی میز کے سامنے دو اشخاص جو یقیناً یورپی تھے بیٹھے ہوئے تھے۔

عمران سمجھ گیا کہ ان میں سے ایک ماکا ہے اور دوسرا زونگا۔ عمران نے نعرہ لگایا ہیلو ماکا زونگا۔

اور سب ممبر چونک کر ان دونوں کو دیکھنے لگے۔

تمیز سے بات کرو نہیں تو ختم کر دیئے جاؤ گے۔

اب تو اپنا صحیح نام بتا دو۔ زونگا نے سوال کیا۔

مولوی فضل دین، عمران نے جواب دیا۔

نہیں جناب اس کا اصلی نام علی عمران ہے۔ عمران کے ساتھیوں میں سے ایک آواز ابھری اور سب چونک کر ادھر دیکھنے لگے۔

عمران بھی حیران ہو کر دیکھنے لگا یہ آواز کیپٹن شکیل کی تھی۔

ماکا کے اشارے سے کیپٹن شکیل کو آگے لے جایا گیا سارے ممبر کیپٹن شکیل کی غداری سے کھول اٹھے۔ ان کا بس نہیں چلتا تھا کہ وہ کیپٹن شکیل کی بوٹیاں اڑا دیں۔

تم کون ہو۔ ماکا نے پوچھا۔

جی میں سیکرٹ ایجنٹ ہوں۔

تمہارا نام؟

میرا نام کیپٹن شکیل ہے۔

کیپٹن شکیل تم ہمیں یہ سب کچھ خود بخود کیوں بتلا رہے ہو حالانکہ سیکرٹ سروس ایجنٹ تو بڑے سخت جان ہوتے ہیں۔





جی ہاں دراصل میں شروع ہی سے ماکا زونگا کا ہم خیال ہوں میں ماکا زونگا کے مقاصد سے ہم آہنگی رکھتا ہوں۔ میرے ملک کی موجودہ حکومت انتہائی نکمی اور ظالم ہے اور اب صرف ماکا زونگا ہی ہمیں اس حکومت سے نجات دلا سکتی ہے۔

لیکن تم نے کبھی ہمارے ساتھ رابطہ قائم نہیں کیا۔

دراصل میں موقع کے انتظار میں تھا کہ میں کسی طرح ہیڈ کوارٹر پہنچ جاؤں تو صحیح پوزیشن عرض کروں ورنہ مجھ پر کوئی اعتبار نہ کرتا۔

اگر اب بھی ہم تم پر اعتبار نہ کریں تو، زونگا بولا۔

تو یہ میری بدقسمتی ہے آپ میرا ہر قسم کا ٹیسٹ لے لیں میں آپ کا وفادار رہوں گا۔

اچھا یہ بتاؤ تمہارا باس کون ہے؟

ایکس ٹو۔

ایکس ٹو، تم ایکس ٹو کے ماتحت ہو۔

جی ہاں۔

ایکس ٹو کون ہے۔

جی مجھے علم نہیں ایکس ٹو کے متعلق کوئی بھی نہیں بتا سکتا یقین جانیئے۔ اچھا یہ تمہارا لیڈر ہے، ماکا نے عمران کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

جی ہاں۔

یہ کیسا آدمی ہے؟

یہ انتہائی خطرناک اور چالاک آدمی ہے اگر آپ نے اس کو قابو میں نہ کیا تو یہ ہیڈ کوارٹر چند دنوں میں ختم ہو جائے گا۔

اس کے بعد انہوں نے کیپٹن شکیل سے باقی ممبروں کے متعلق پوچھا اور کیپٹن شکیل نے سب کچھ ماکازونگا کو سچ سچ بتا دیا۔

ہوں دیکھو۔۔۔ نوجوان ہم تمہاری سچائی سے بہت خوش ہوئے ہمیں یقین ہو گیا ہے کہ تم ہمیشہ وفادار رہو گے کیونکہ ہم عمران اور تم سب کے متعلق اچھی طرح جانتے ہیں ہم تمہیں اپنی خاص کیبنٹ کا مشیر مقرر کرتے ہیں آج سے تم ہمارے بعد پندرہویں نمبر پر ہو گے۔

اور ہاں ان کو کیا سزا دی جائے۔

فوراً قتل کر دیا جائے۔

کیپٹن شکیل نے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے کہا۔

صفدر، تنویر، ناشاد اور جوزف کا غصے کے مارے برا حال تھا ان کا بس نہیں چلتا تھا کہ وہ کیپٹن شکیل کو کس طرح ختم کریں۔

کیپٹن شکیل تمہارا مشورہ درست ہے لیکن ابھی اس پارٹی سے خفیہ سرکاری راز اگلوانے ہیں اس لئے ان کا فیصلہ سوچ سمجھ کر تمام ممبران کی مرضی سے کریں گے۔

سر ایک عرض ہے کیپٹن شکیل نے ان سے کہا۔



کیا بات ہے؟

سر پارٹی کی ایک ایجنٹ مس جولیا فٹرواٹر آپ کے پاس ہے آپ نے اسے نیویارک سے اغواء کرایا تھا۔ وہ آپ کے پاس ہے۔

ہاں، ہاں وہ لڑکی ہمارے پاس ہے۔

جناب میں شروع سے ہی اس سے محبت کرتا ہوں کیا میری تمنا پوری کر دی جائے گی۔ آپ اسے مجھے بخش دیں میں اس سے شادی کروں گا۔

ہوں، اچھا ہم غور کریں گے۔

عمران سمیت ٹیم کے سارے ممبرز یہاں کانوں میں مزدوری کر رہے تھے ان پر سخت نگرانی کی جاتی تھی ذرا سی غفلت سے انہیں سخت سزا دی جاتی جوزف غریب کا تو بہت ہی برا حال تھا کیوں کہ اسے مقدار کے مطابق شراب نہیں مل رہی تھی۔

یہ کانے سونیں کی تھیں جن سے سونا نکال کر سائنسی مشینیں منگوائی جاتی تھیں۔ تاکہ دنیا پر ان کی حکومت قائم ہو جائے۔ اس ہیڈ کوارٹر میں دن رات سینکڑوں سائنسدان کام کرتے رہتے۔ تاکہ نئی نئی مشینیں ایجاد کر لیں۔ اس شہر کی آبادی تمام تر تخریب پسندوں پر مشتمل تھی۔ صرف مزدور ایسے تھے جو پکڑ کر لائے گئے تھے۔

کیپٹن شکیل دو بار یہاں آکر انہیں چیک کر گیا تھا۔

انہیں یہاں کام کرتے ہوئے دو دن گزر چکے تھے رات کو انہیں ایک کوٹھڑی میں بند کر دیا جاتا۔ اور اس کوٹھڑی کے باہر زبردست پہرہ ہوتا۔

آج رات جیسے ہی انہیں کوٹھڑی میں دھکیل کر دروازہ بند کر دیا گیا۔ عمران اٹھ کھڑا ہوا، اس نے صفدر کو اشارہ کیا اور دونوں نے اپنی پنڈلیوں سے بندھے اوزار نکالے جو وہ صبح کان سے چھپا کر لے آئے تھے۔ رات ہی انہوں نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ سرنگ کھود کر کوٹھڑی سے باہر نکل جائیں گے۔

چانچہ انہوں نے ان اوزاروں سے سرنگ کھودنی شروع کر دی۔ ساری رات کام ہوتا رہا آخر صبح تک وہ ایک سرنگ کھودنے میں کامیاب ہو گئے۔ ان کی اتنی جلدی کامیابی کی وجہ یہ تھی زمین بڑی نرم تھی۔

صبح کو وہ پھر کام پر چلے گئے۔ اچانک عمران کو انگوٹھی والے ٹرانسمیٹر پر اشارہ موصول ہوا۔ عمران پیشاب کرنے کے بہانے ایک طرف اوٹ میں چلا گیا۔ کال بلیک زیرو کی تھی۔ بلیک زیرو نے اسے بتایا کہ کیپٹن شکیل نے اسے رات کال کیا تھا کہ اس نے اپنی حکمت عملی سے ان کا اعتبار حاصل کر لیا ہے اس نے جولیا کو بھی آزاد کرا لیا ہے اور اسے سب کچھ بتا کر اپنے ساتھ رکھ لیا ہے۔ اس نے اس جگہ کے متعلق کافی کچھ معلومات حاصل کر لی ہیں۔ اس کے کہنے کے مطابق یہاں کا اہم حصہ پاؤر پلانٹ ہے جس سے یہاں کا تمام نظام چل رہا ہے پاؤر پلانٹ کسی طرح تباہ کر دیں تو یہاں سب کچھ ختم ہو جائے گا۔ لیکن اس کو تباہ کرنے سے پہلے ہمیں یہاں سے نکل جانے والے راستے پر نگرانی کرنی پڑے گی۔

عمران نے اسے بتایا کہ اسے پہلے ہی علم تھا کہ کیپٹن شکیل جان بوجھ کر انہیں سب کچھ بتلا رہا ہے تا کہ ان کا اعتبار حاصل کرے اور وہ واقعی اس میں کامیاب بھی رہا۔ عمران نے اسے سرنگ کے متعلق بھی بتایا اور اسے



کہا کہ وہ کیپٹن شکیل کو ہدایت کرے کہ وہ رات کو ہماری کوٹھڑی کے شمالی ویران حصے میں کوٹھڑی سے تقریباً 200 گز دور آ جائے۔ ہم اسے وہیں ملیں گے۔

چنانچہ رات کو وہاں عمران، صفدر اور کیپٹن شکیل کی ملاقات ہوئی۔ کیپٹن شکیل نے اسے سب کچھ بتلایا اس نے کہا کہ میں عنقریب ان کے ایک خاص آدمی کو جو میرے عہدے کے برابر ہے۔ یہاں دھوکے سے لے آؤں گا تم اسے ختم کر کے اس کا میک اپ کر لینا اور اپنا میک اپ اس پر کر لینا میں میک اپ کا سامان مہیا کر دوں گا۔ پھر ہم دونوں مل کر ان کی تباہی کے متعلق کچھ سوچیں اس طرح آہستہ آہستہ ہم سب کو آزاد کرائیں گے۔

کیپٹن شکیل واپس چلا گیا۔ اور صفدر اور عمران دونوں چھپ کر صورتحال کا معائنہ کرنے کے لئے ادھر ادھر پھرنے لگے۔ پھر پھراتے وہ ایک جیسے ہی ایک گیلری میں گھسے انہیں مشینیں چلنے کی آوازیں آنے لگیں یہ آوازیں ایک بہت بڑے ہال سے آ رہی تھیں جن کے دروازے پر دو آدمی مشین گنیں اٹھائے کھڑے تھے عمران اور صفدر فوراً ایک دوسری گیلری میں مڑ گئے۔ اس طرح چھپتے چھپاتے انہوں نے تمام ہیڈ کوارٹر کو اچھی طرح دیکھ لیا، اب ان کے لئے کام کرنے کے لئے آسانی ہو گئی، چنانچہ وہ واپس اپنی کوٹھڑی میں چلے گئے۔ تا کہ لائحہ عمل پر غور کر سکیں۔

-----------------------------------------------------------------------------------------------------------

دو دن بعد عمران کو خفیہ ٹرانسمیٹر کے ذریعے اطلاع ملی کہ کیپٹن شکیل ایک افسر کو جس کی جگہ عمران نے لینی تھی، لے کر رات کو کوٹھڑی کے پاس آ رہا ہے۔ چنانچہ رات کو مقررہ وقت پر عمران اور صفدر وہیں چھپ کر

کھڑے ہو گئے۔اور اسے انہیں کیپٹن شکیل اور ایک اور آدمی جو قد و قامت میں عمران کے برابر تھا باتیں کرتے ہوئے نظر آئے۔

کیپٹن شکیل کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا بیگ تھا جیسے وہ عمران کے پاس سے گزرے عمران نے اچھل کر اس کے منہ پر ہاتھ رکھ لیا اس نے بڑی جدوجہد کی لیکن عمران کی گرفت میں وہ ہلنے سے بھی معذور ہو گیا تھا عمران اسے اٹھا کر کوٹھڑی میں لے آیا۔کیپٹن شکیل بھی ساتھ تھا اسے دیکھ کر جوزف اور دیگر افراد غصہ میں آگئے کیوں کہ انہیں صحیح پوزیشن کا علم نہیں تھا۔عمران نے انہیں روکا اور صحیح صورتحال سے آگاہ کیا اب اس آدمی کو ختم کرنے کا مسلئہ تھا۔

عمران نے اس کے ہاتھ پاؤں باندھ کر زمین پر گرا دیا۔

تمہارا نام، عمران نے پوچھا۔

لیکن وہ چپ رہا۔

عمران نے جوزف کو اشارہ کیا اس نے اس کی ناک پکڑ کر اندر سے دبائی اس کی ناک میں سے خون آنے لگ گیا ۔پھر اس نے آسانی سے اپنا نام بتلا دیا۔

میرا نام پاناکی ہے۔

"ناپاکی"

عمران نے کہا۔۔۔۔یہ کیا نام ہے؟

ناپاکی نہیں، پاناکی۔



اس شخص نے جھنجلا کر کہا۔

تمہاری بیوی ہے۔عمران نے آہستہ سے پوچھا۔

اور وہ بھونچکا رہ گیا۔"کیوں"

ویسے ہی پوچھ لیا تھا۔عمران نے معصومیت سے جواب دیا۔

ہاں ہے۔وہ حیرت زدہ ہو کر بولا۔

ٹھیک ہے اب تم اپنے کپڑے اتار کر دو۔

پاناکی پر ایک بار پھر حیرت کا شدید دورہ پڑ گیا۔

لیکن عمران نے زبردستی کپڑے اتروا دیئے اس کے کپڑے خود پہن کر اسے اپنے کپڑے پہنا دیئے۔اب میک اپ کی باری تھی۔

یہ سب باتیں عمران نے اس لئے کی تھیں تاکہ لب و لہجہ پر پورا قابو پا سکے۔آدھے گھنٹے کے بعد وہاں صورتحال تبدیل ہو گئی۔

عمران پاناکی بن چکا تھا اور عمران میک اپ کرنے کے بعد عمران نے کیپٹن شکیل کو اشارہ کیا کہ اسے ختم کر دیا جائے۔

کیپٹن شکیل نے اشارتاً عمران سے پوچھا کہ اسے کس طرح ختم کیا جائے۔

بلیڈ سے اس کی کلائی کی رگ کاٹ دی جائے اور اس کے تصور سے ہی سب کے جسم میں سردی کی ایک لہر سی دوڑ گئی کہ یہ خودکشی کا ایک خوفناک ترین حربہ تھا۔اس لئے کہ جان آہستی آہستہ نکلنی تھی۔اور انسان سسک

سسک کر مرتا تھا کیپٹن بلیڈ لے کر آگے بڑھا تو پانا کی نے جان بچانے کے لئے انتہائی جدوجہد کی وہ رحم آلود نگاہوں سے عمران کی طرف دیکھ رہا تھا۔ لیکن اس وقت عمران کا چہرہ چٹان کی طرح سخت تھا۔

کیپٹن شکیل نے سپاٹ چہرے سے اس کی کلائی کی رگ کاٹ دی۔ رگ کے کٹتے ہی خون فوارہ کی طرح ابل کر نکلنا شروع ہو گیا تھا۔

سب ششدرہ ہو کر اسے دیکھتے رہے خون متواتر نکل رہا تھا اور پانا کی کا چہرہ آہستہ آہستہ ☆☆ کی طرف مائل ہوتا جاتا تھا۔ اب کمزوری سے اس کی آنکھیں بند ہونے لگیں، وہ آخری بار تڑپا اور بے ہوش ہو گیا۔ اور پھر بے ہوشی ہی میں ایک ہلکی سی تڑپ کے ساتھ ختم ہو گیا۔ اب سامنے کسی کو اس طرح مرتے دیکھنا اور چپ چاپ کھڑے رہنا سیکرٹ سروس کے کئی ممبران کے لئے یہ پہلا اور بھیانک تجربہ تھا۔ ان کے لاشعور نے انہیں جھنجوڑ ڈالا۔ صفدر سوچنے لگا کہ آخر یہ بھی تو ایک انسان تھا۔ اس کے بھی احساسات تھے سینکڑوں ارمان اس کے دل میں بھرے ہوں گے۔ ہزاروں خواہشیں ایسی ہوں گی۔ جو ابھی پوری نہ ہوئی ہوں گی ہمیں کیا حق ہے کہ ہم ایک انسان کو سسکا سسکا کر ماریں چاہے وہ دشمن تھا لیکن تھا تو انسان، آج انسانیت کہاں منہ چھپا گئی۔ لیکن اس کے خیال کا دھارا مڑ گیا۔ اسے یاد آ گیا کہ وہ ایک عظیم فرض کی ادائیگی کر رہے ہیں۔ اگر ایک آدمی مرنے سے کروڑوں آدمیوں کی جان بچ جاتی ہے تو یہ قربانی رائیگاں نہیں جائے گی انسانیت کی بحالی کے لئے خون کی اشد ضرورت ہوتی ہے، چاہے وہ خون دشمن کا ہو یا دوست کا انسانیت کی دیوی کی پرورش خون پر ہوتی ہے ایک کا خون سینکڑوں کے لئے امرت بن جاتا ہے۔ تقریباً ایسے ہی خیالات سب کے ذہن میں گردش کر رہے تھے لیکن عمران ان خیالات سے بے پرواہ کیپٹن شکیل کے ساتھ آئندہ کے لائحہ عمل پر بات



چیت کر رہا تھا آخر یہ طے ہوا کہ عمران اور شکیل واپس جائیں گے اور ان کے جانے کے ایک گھنٹے بعد ٹیم ممبر شور مچا دیں گے اور اپنی باتوں سے چوکیداروں کو مطمئن کر دیں گے کہ یہاں ظلم اور پابندی کو برداشت نہ کرتے ہوئے ان کے ساتھی نے خودکشی کر لی ہے اور واقعی ان سب نے چوکیداروں سے لے کر افسروں تک کو یقین دلایا کہ مرنے والا عمران ہی تھا اور اب معاملہ دب گیا۔

مشین ایک بار پھر ساری چیکنگ کرتی اگر اب وہ ریکارڈ مل جائے تو ٹھیک اگر نہ گیلری کی چھت میں لگے ہوئے بے شمار رنگین بلبوں میں سے کسی ایک میں سے ایک لہر نکلتی اور انسان بخارات بن کر ہوا میں مل جاتا۔ اس گیلری سے صحیح سلامت نکل جانے کے بعد کوئی شخص اس حال میں پہنچ سکتا ہے۔

صفدر اور کیپٹن شکیل نے سوچا کہ ان انتظامات سے بچ نکلنا ان کے بس کی بات نہیں، لیکن عمران نے انہیں تسلی دی کہ وہ سب کچھ کرے گا اور عمران کی تسلی بذات خود بہت اطمینان بخش تھی۔

صفدر اور کیپٹن شکیل جب تم دروازے سے گزرو تو اپنے ذہن کو بالکل صاف کر لینا اور کوئی ایسی حرکت کرنا جس سے تمہارا چہرہ بالکل نیچے ہوتا کہ بلب تمہاری تصویر نہ اتار سکے۔ اس کے بعد گیلری میں جیسا ہو گا دیکھا جائے گا۔

عمران نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

اور اب وہ تینوں پاور پلانٹ کے پاس پہنچ چکے تھے۔ آنے والے لمحات کا خیال آتے ہی صفدر کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا کیونکہ ان کی ذراسی غلطی سب کو ہمیشہ ہمیشہ کے لیے صفحہ ہستی سے مٹا دیتی بہر حال پوری دنیا کو تباہی سے بچانے کے لیے وہ تینوں آگے بڑھتے

چلے گئے۔

سب سے آگے آگے عمران تھا۔اس کے بعد صفدر اور آخر میں کیپٹن۔ شکیل ان تینوں کی جیبوں میں کوئی بم یا پستول نہیں تھا۔ کیونکہ عمران کے خیال میں اگر ان کی جیب میں ایسی کوئی چیز ہوتی تو وہ ایک لمحے میں پکڑے جاتے۔اب دروازہ بالکل سامنے آگیا ہے چھوٹا سا دروازہ تھا جس پر کی گئی حسین گلکاری اسے بڑا جاذب نظر بنا رہی تھی۔ لیکن جاذبیت غلط آدمی کے لیے موت کا پیغام بن جاتی۔ عمران نے اپنا پہلا قدم قالین پر رکھ دیا اور پھر دوسرا قدم اور پھر وہ صحیح سلامت قالین کو پار کر گیا اب صفدر کی باری تھی۔صفدر نے بھی قالین پر قدم رکھتے ہی پوری قوت ارادی سے اپنے ذہن کو خالی کر دیا اور پھر وہ بھی صحیح سلامت باہر نکل آئے اسی طرح کیپٹن شکیل بھی پار ہو گیا ان تینوں نے اپنے منہ نیچے کیے ہوئے تھے۔اس لیے ان کی تصویر بھی نہ کھچ سکی اب سامنے موت کی گیلری تھی۔اس گیلری میں جیسے ہی ان تینوں نے قدم رکھے اچانک چھت پر لگا ہوا ایک بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگا اور عمران نے خطرے کا نعرہ لگایا اچانک ایک بلب سے ایک لہر تیزی سے نکلی لیکن عمران اس لہر سے پہلے ہی چھلانگ لگا چکا تھا۔ لہر ایک قالین پر پڑی اور وہاں پڑا ہوا قالین بخارات بن چکا تھا۔

"دوڑو" عمران چیخا۔

اور وہ تینوں اندھا دھند بھاگنے لگے۔ اچانک چھت پر بلبوں کی لہریں کودنے لگیں لیکن وہ انتہائی پھرتی اور تیزی سے بچ رہے تھے آدھا راستہ انہوں نے طے کر لیا تھا اچانک کیپٹن شکیل نے صفدر کو دھکا دیا اور صفدر منہ کے بل آگے جا گرا۔ جہاں سے صفدر کا جسم آگے ہوا تھا۔ وہیں لہر پڑی اور صفدر بال بال بچ گیا اب۔۔۔ عمران پچھتا رہا تھا کہ وہ پستول کیوں نہیں لائے اگر پستول ساتھ ہوتے تو کم از کم یہ بلب تو توڑ دیتے۔ان کے چاروں



طرف بجلیاں سی کوندرہی تھیں۔ کسی بھی لمحے ان تینوں میں سے کوئی ایک یا تینوں ختم ہو سکتے تھے۔لیکن قدرت ابھی تک تو انہیں بچا رہی تھی۔اچانک عمران نے نیچے پڑے ہوئے قالین کو دیکھا راستے ہی میں بخارات بن چکا تھا لیکن وہ تینوں ایک اور بلب کی زد میں آچکے تھے۔

اب تینوں نے قالینوں کو اٹھا کر پھینکنا شروع کر دیا تھا یہ بھی ایک انتہائی مشکل کام تھا بھاگتے ہوئے قالین اٹھا کر اوپر پھینکنا بھی انہی لوگوں کا کام تھا۔ خدا خدا کر کے عمران تو گیلری کو پار کر گیا دوسرے ہی لمحے صفدر بھی، اب کیپٹن شکیل تھا تیسرے لمحے ایک لمبی چھلانگ نے اسے بھی صحیح سلامت گیلری سے پار کر دیا۔اب وہ ایک چھوٹے کمرے

میں تھے۔اس بھیانک گیلری میں سے صحیح سلامت نکل آنا انہیں عجیب محسوس ہو رہا تھا۔ شاید قدرت کو ابھی ان کی زندگی مقصود تھی جو وہ صحیح سلامت اس گیلری سے نکل آئے تھے عمران بھی محسوس کر رہا تھا کہ اس سے زیادہ بھیانک راستہ اس نے کبھی طے نہیں کیا تھا۔ان کا جسم پسینے سے تربتر تھا۔ چند منٹ اس کمرے میں لگا کر دروازہ کھول کر ہال میں گھس گئے تھے ہال میں گھستے ہی ان کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں کیونکہ وہ زندگی میں پہلی بار اتنا وسیع و عریض ہال دیکھ رہے تھے۔ہال میں سینکڑوں کی تعداد میں عجیب و غریب مشینیں لگی ہوئی تھیں اور ہزاروں آدمی وہاں کام کر رہے تھے سب لوگ اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھے۔ کسی نے بھی ان کی طرف آنکھ اٹھا کر نہیں دیکھا کیونکہ ان کے تصور میں بھی نہیں آسکتا کہ کوئی غلط شخص بھی دروازے اور گیلری کو پار کر کے ہال میں داخل ہو سکتا ہے۔اس لیے وہ مطمئن تھے۔ یہ تینوں ان مشینوں کے پاس سے گزرتے چلے گئے۔ عمران نے کیپٹن شکیل کو مخصوص اشارہ کیا اور کیپٹن شکیل نے کونے

میں لگی ہوئی ایک مشین کا رخ کیا۔ دوسرے ہی لمحے صفدر بھی ایک دوسری مشین کی طرف مڑ گیا۔ عمران کا رخ درمیان میں لگی ہوئی ایک بہت بڑی مشین کی طرف تھا۔ کیپٹن شکیل نے جس مشین کا رخ کیا تھا وہ ایک چھوٹی سی مشین تھی جس پر ایک آدمی کام کر رہا تھا۔ وہ مشین کے ہینڈل کو پکڑے سامنے لگے ہوئے ڈائل کو بغور دیکھ رہا تھا۔ تھوڑی دیر ڈائل کو دیکھنے کے بعد اس نے ہینڈل چھوڑ دیا اور اطمینان سے پیچھے کی طرف مڑا لیکن کیپٹن شکیل نے انتہائی پھرتی سے اسے مشین کی طرف کھینچ لیا۔ کیپٹن شکیل کا ایک ہاتھ اس کے منہ پر تھا ایک لمحے میں وہ بے ہوش ہو گیا۔ کیپٹن شکیل نے اس کا مخصوص لباس اتارا اور خود پہن لیا اور پھر اس کا گلا گھونٹ دیا۔

اب کیپٹن شکیل اس مشین کو آپریٹ کر رہا تھا وہ ہینڈل کو پکڑے اس طرح غور سے مشین کے ڈائل کو دیکھ رہا تھا۔ مشین کے ڈائل پر سینکڑوں سرخ اور سبز ہندسے بنے ہوئے تھے جن پر مختلف رنگ کی سوئیاں گھوم رہی تھیں ادھر صفدر جس مشین کی طرف گیا تھا وہ آٹومیٹک تھی۔ اس پر کوئی آدمی نہ تھا۔ عمران نے جس مشین کا رخ کیا وہ ایک بہت بڑی مشین تھی اس پر دس آدمی کام کر رہے تھے۔ عمران نے ایک کے کندھے پر ہاتھ مارا اور وہ جیسے ہی پیچھے مڑا عمران نے ایک زوردار مکّہ اس کے منہ پر مارا وہ چکراتا ہوا نیچے جا گرا باقی ساتھی ششدر کھڑے دیکھتے رہے۔

عمران اسی لمحے ایک زوردار سیٹی بجائی اور خود اچھل کر ایک زوردار ٹھوکر مشین کے بنے ہوئے ڈائل پر ماردی ڈائل چکنا چور ہو گیا کیونکہ عمران نے خاص طور پر اس بوٹ کے آگے لوہے کی پتی چڑھائی ہوئی تھی۔ چنانچہ جیسے ہی وہ ڈائل ٹوٹا ایک زوردار گونج پیدا ہوئی اور اس مشین کے تمام بلب بجھ گئے ادھر صفدر نے آٹومیٹک



مشین کے مختلف بٹن دبا دیئے اور مشین رک گئی صفدر اسے رکا ہوا دیکھ کر دوسری مشین کی طرف بڑھا ابھی وہ چند قدم ہی چلا ہو گا کہ پہلی مشین ایک زوردار دھماکہ سے پھٹ گئی۔ صفدر اس بار بھی بال بال بچ گیا۔

ادھر کیپٹن شکیل نے ہینڈل کو الٹا گھما دیا ایک زوردار گونج پیدا ہوئی کیپٹن شکیل بھاگ کر اس مشین سے پرے ہٹ گیا وہ مشین بھی غلط استعمال کی وجہ سے پھٹ گئی اس مشین کا پھٹنا تھا کہ سارے ہال میں زوردار دھماکے ہونے لگے اور مختلف مشینیں زوردار دھماکوں سے پھٹنے لگیں دراصل کیپٹن شکیل والی مشین گن مشین تھی اس مشین سے مخصوص گیس ساری مشینوں کو جاتی تھی ہینڈل الٹا گھمانے سے گیس کا دباؤ ہر مشین میں بڑھ گیا اور دباؤ کی وجہ سے مشینیں پھٹنے لگیں۔ سارے ہال میں بھگدڑ مچ گئی کام کرنے والے تمام لوگ گیلری کی طرف بھاگے۔ عمران صفدر اور کیپٹن شکیل بھی ان میں شامل ہو گئے۔ جیسے

یہ تینوں گیلری میں پہنچے بلبوں سے لہریں کودنے لگیں لیکن ہر بار ان کی پھرتی انہیں بچا جاتی اور ان کی جگہ کوئی اور شخص اس کی زد میں آ جاتا۔

ابھی انہوں نے آدھی گیلری پار کی تھی ایک زوردار دھماکہ ہوا ایسے محسوس ہوا جیسے زلزلہ آ گیا ہو ہر چیز زیر زمین ہو کر رہ گئی تمام لوگ اوندھے منہ فرش پر گر پڑے۔ عمران کو شدید جھٹکا لگا لیکن اس نے اپنے اوسان قابو رکھے اور وہ تیزی سے گیلری پار گیا چند ہی لمحوں بعد کیپٹن شکیل اور صفدر بھی گیلری کو پار کر گئے اور تیزی سے ایک طرف بھاگنے لگے ابھی وہ تینوں دس بارہ قدم ہی دور گئے تھے کہ ایک اور کان پھاڑ دھماکہ ہوا اور اتنا زوردار دھماکہ ہوا کہ پاور پلانٹ کے پرخچے اڑ گئے اور عمران کیپٹن شکیل اور صفدر تینوں تیزی سے اس کوٹھری کی طرف بھاگے جا رہے تھے جہاں تنویر پاشا اور جوزف ڈائنامٹ لگانے کے لیے بالکل تیار کھڑے

تھے اور انہیں صرف عمران کیپٹن شکیل اور صفدر کا انتظار تھا اسی لمحہ چاروں طرف بھگدڑ مچ گئی۔ لوگ ادھر سے اُدھر اور اُدھر سے ادھر بھاگ رہے تھے لوگوں کی سمجھ میں نہیں آتا تھا کہ یہ کیا ہو گیا ہے۔

جولیا کو نیویارک کے ساحل سے ہیڈ کوارٹر لے کر گیا تھا۔ یہاں اس پر کافی سختیاں کرنے کے باوجود اس کا منہ بند رہا۔ پھر کیپٹن شکیل نے اسے رہا کر کے اپنے ساتھ ملا لیا پہلے تو کیپٹن شکیل کو غدار سمجھ کر اسے غصہ آ گیا لیکن جب کیپٹن شکیل نے اسے تمام قصہ سنایا تو اس کا غصہ جاتا رہا۔ جس دن پاور پلانٹ کی تباہی کا منصوبہ تھا

اس دن جولیا کے ذمے ہیڈ کوارٹر

سے باہر کے انتظامات تھے۔

جولیا نے ان کے رن وے کا پتہ چلا لیا چنانچہ وہ سیدھی رن وے گئی اس نے چار پانچ ہیلی کاپٹر کھڑے دیکھے یہ تمام رن وے انڈر گراؤنڈ تھا کنٹرول روم میں بٹن دبانے سے اوپر کی چھت ایک طرف ہو جاتی اور طیارے اور ہیلی کاپٹر آسانی سے باہر پرواز کر جاتے۔ اب مسئلہ تھا ایسے انتظامات کرنے کا کہ فوراً ایک ہیلی کاپٹر اور کنٹرول روم پر قبضہ کر لیا جاتا چنانچہ وہ سیدھی کنٹرول روم میں چلی گئی۔

ہیلو جولیا، ادھر کیسے بھول گئی۔

کنٹرول روم آفیسر نے اسے دیکھتے ہوئے کہا کہ کیوں کہ کیپٹن شکیل کے ساتھ رہنے سے سب لوگ اسے اچھی طرح جان گئے تھے۔

ویسے ہی سیر کرنے نکل آئی تھی۔

جولیا نے جواب دیا۔



آئیے تشریف رکھیں۔

آفیسر نے ایک کرسی کی طرف اشارہ کیا۔

شکریہ، جولیا نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

آپ لوگوں کا آسمان دیکھنے کو جی نہیں چاہتا۔

ہم تو روزانہ آسمان دیکھتے رہتے ہیں۔

آفیسر نے لگاوٹ سے کہا۔

وہ کیسے۔

جولیا نے حیرت آمیز لہجے میں کہا۔

یہ دیکھیے، آفیسر نے ساتھ لگے ہوئے بورڈ میں سے ایک سرخ رنگ کا بٹن دبایا اور ایک ہلکی سی گڑگڑاہٹ سے پورے رن وے کی چھت ایک طرف سرک گئی اور اوپر آسمان صاف نظر آنے لگا۔

جولیا آسمان کو دیکھ کر خوشی سے تالیاں بجانے لگی۔

بہت خوب۔۔۔ بہت خوب۔۔۔ یہ تو بہت ہی اچھا سسٹم ہے اور واقعی یہ عجوبہ ہے۔

جی ہاں آپ کی دعا ہے۔

آپ کی بڑی مہربانی آپ کی وجہ سے میں نے کافی مدت کے بعد آسمان دیکھ لیا۔ جولیا نے سرخ رنگ کا بٹن ذہن میں رکھتے ہوئے کہا۔

آپ سوئیس ہیں، آفیسر نے پوچھا۔

جی ہاں میں سوئیس ہوں، جولیانے آہ بھر کر کہا۔

توآپ ان کالے لوگوں کے ساتھ کیسے مل گئیں۔

بس مقدر کی خرابی سمجھیئے۔

کیپٹن شکیل نے اچھا کیا جو ماکازونگا کی اطاعت میں آگئے۔ ہم لوگ جلد ہی تمام دنیا کو فتح کر لیں گے اور پھر کیپٹن شکیل کو کوی اچھی پوسٹ مل جائے گی۔

جی ہاں دیکھیے کب ملتی ہے میں تو اب یہاں کے ماحول سے اکتا گئی ہوں۔

کیوں؟آفیسر نے حیرت سے پوچھا۔

دراصل میں کہتی ہوں یہاں سے نکلوں تو کسی انگریز سے شادی کروں، جولیانے معصومانہ لہجے میں کہا۔

وہ آفیسر بھی انگریز تھا یہ سن کر وہ پوری طرح سنبھل کر بیٹھ گیا۔

انگریز سے وہ کیوں؟

دراصل مجھے انگریز اچھے لگتے ہیں بااصول، قناعت پسند اور رومانی طبیعت کے مالک جو ہوتے ہیں جولیانے اس کی طرف غور سے دیکھا اور مسکرا دی۔

لیکن کیا کیپٹن شکیل اس کو گوارا کریں گے۔

ارے شکیل کی پرواہ کون کرتا ہے، یہ تو مجبوری تھی جو میں نے ہاں کر دی ورنہ ایسے لوگوں کی طرف تو میں آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھوں۔



آپ فکر نہ کریں بندہ ہر طرح کی خدمت کے لیے حاضر ہے آفیسر نے بالکل لٹو ہوتے ہوئے کہا اب وہ جولیا کے جسم کو بھوکی نظروں سے دیکھ رہا تھا اس کے دیکھنے کا انداز کچھ ایسا تھا۔

جیسے وہ اسے کچا ہی کھا جانے کا ارادہ رکھتا ہو۔

شکریہ میں آپ کے بارے میں بھی غور کروں گی آپ بھی تو انگریز ہیں، جولیانے کہا۔

جی ہاں آپ فکر نہ کریں میں ہر طرح سے آپ کی خدمت کروں گا۔

نہیں فکر نہ کریں آپ تو ویسے بھی مجھے اچھے لگ رہے ہیں۔ جولیانے آخری پھندہ کستے ہوئے کہا۔

اب آفیسر پوری طرح پھندے میں آ چکا تھا۔

میں نے آج تک ہیلی کاپٹر اندر سے نہیں دیکھا آپ مجھے ہیلی کاپٹر دکھا کر میری یہ حسرت پوری کریں گے؟

ضرور ضرور آیئے یہ کون سی بڑی بات ہے۔

آفیسر نے اٹھتے ہوئے کہا وہ اور جولیا نکل کر رن وے پر کھڑے ہوئے ایک ہیلی کاپٹر کی طرف بڑھ گئے یہ ہیلی کاپٹر رن وے کے ایک کونے میں کھڑا تھا۔ اس آفیسر نے جولیا کا ہاتھ تھام لیا اور اور اسے آہستہ آہستہ دبانا شروع ک دیا۔ جولیانے کوئی اعتراض نہیں کیا۔ بلکہ آہستہ آہستہ مسکراتی رہی وہ دونوں ہیلی کاپٹر کے پاس پہنچ گئے۔ آفیسر نے جولیا کو ہیلی کاپٹر کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور

جولیا اچھل کر اندر بیٹھ گئی۔ آفیسر نے اسے اچھی طرح سمجھایا کہ کس طرح ہیلی کاپٹر چلتا ہے اور کس طرح پرواز کرتا ہے کافی دیر تک وہ اسے سمجھاتا رہا پھر وہ جولیا کا بوسہ لینے کے لیے جھکا لیکن جولیانے اسے ہاتھ سے ہٹا

دیااور خود دروازہ کھول کر باہر نکل آئی۔آفیسر بھی دروازہ کھول کر باہر نکل آیا۔جولیا نے ہیلی کاپٹر کی پوزیشن کو اچھی طرح سمجھ لیا، چلانا تو اسے پہلے ہی اچھی طرح جانتی تھی۔

دراصل وہ دیکھنا چاہتی تھی کہ ہیلی کاپٹر کی ٹینکی میں پٹرول کتنا ہے اور اس نے دیکھ لیا کہ ہیلی کاپٹر کی ٹینکی بھری ہوئی تھی اسے اطمینان ہو گیا کہ اب وہ اور آفیسر دوبارہ کنٹرول روم کی طرف جا رہے ہیں۔

کنٹرول روم میں جا کر وہ کافی دیر بیٹھی رہی اچانک ایک زوردار دھماکہ ہوا اور سب لوگ اچھل پڑے۔

سارے لوگ سراسیمہ ہو کر کنٹرول روم سے باہر نکل آئے۔جولیا سمجھ گئی کہ وہ پاور پلانٹ تباہ ہو چکا ہے سب لوگ حیرانی سے ادھر اُدھر دیکھ رہے تھے ان کی سمجھ میں نہیں آیا کہ یہ دھماکہ کیسا ہوا چند ہی منٹوں بعد اور زوردار دھماکہ ہوا اور پاور پلانٹ کی طرف آگ کے شعلے بلند ہوتے نظر آئے تھوڑی دیر بعد سب لوگ ادھر اُدھر بھاگتے نظر آئے کسی کی سمجھ میں کچھ نہیں آ رہا تھا اب جولیا آہستہ آہستہ ہیلی کاپٹر کی طرف کھسک رہی تھی۔

جوزف، تنویر اور ناشاد ڈائنامیٹ کے بنڈل اٹھائے کان کی طرف چلے گئے وہ عام لوگوں کی نظروں سے چھپ کر جا رہے تھے عام راستے سے ہٹ کر وہ ایک چھوٹی سی گیلری سے گزرے ان کی حالت ایسی تھی جیسے مزدور ہوں۔وہ سر جھکائے آہستہ آہستہ چل رہے تھے کانوں کے پاس پہنچ کر انہوں نے ایک اکیلی جگہ پر بھاری بھاری مقدار میں ڈائنامیٹ لگا دیا اور اس پر ایک چھوٹی سی مشین فٹ کر دی یہ مشین وائرلیس سسٹم پر کام کرتی تھی وائرلیس پر جب مخصوص فریکونسی ملائی جاتی تو اس مشین کا بٹن دب جاتا اور ڈائنامیٹ پھٹ پڑتا۔کانوں کے



قریب ڈائنامیٹ دفن کرنے کے بعد وہ ماکازونگا کے خاص رہائش گاہ اور دفاتر کی طرف چلے راستے میں انہیں ایک آفیسر نے روک لیا۔

کون ہو تم اور یہ کیا لیے جا رہے ہو؟

ہم مزدور ہیں اور یہ سامان دفتر پہنچانا ہے۔

تنویر نے کہا۔

دکھاؤ مجھے یہ کیا ہے؟

آفیسر کوئی فرض شناس معلوم ہو رہا تھا۔تنویر نے ڈائنامیٹ کا بنڈل نیچے رکھا اور پھر اچانک اچھل کر آفیسر کو زور سے ٹکر ماری۔آفیسر کو ٹکر چونکہ غفلت میں لگی تھی اس لیے وہ زمین پر جا گرا۔زمین پر گرتے ہی تنویر نے اس کا گلا دبوچ لیا۔آفیسر نے کافی جدوجہد کی۔لیکن تنویر نے اسے اس وقت چھوڑا جب اس کی روح قفس عنصری کو پرواز کر چکی تھی۔تنویر نے اس کی لاش اٹھا کر ایک طرف کونے میں ڈالی اور خود بنڈل اٹھا کر آگے چلے گئے۔دفاتر کے قریب پہنچ کر انہوں نے ایک اکیلی جگہ پر ڈائنامیٹ کا پورا بنڈل زمین پر دفن کر دیا اور اس پر بھی وہی مشین فٹ کر دی یہ مشین چھوٹی سی تھی اور سرسری طور پر بھی دیکھنے سے بالکل محسوس نہیں ہوتی تھی۔اب ان کی آخری نشانہ ان کی رہائش گاہیں تھیں۔وہ تینوں تیسرا بنڈل اٹھاتے رہائش گاہوں کی طرف چل پڑے یہ بنڈل جوزف نے اٹھایا ہوا تھا۔وہ تینوں آہستہ آہستہ رہائش گاہوں کے قریب ہوتے جاتے تھے۔رہائشگاہوں پر پہرہ تھا۔

اچانک ایک پہرے دار نے انہیں روک لیا اس کے ہاتھ میں ایک میشن گن تھی۔

کون ہو اور ادھر کیوں جا رہے ہو؟

ہم اپنی خالہ کے گھر جا رہے ہیں تمہیں کوئی اعتراض ہے۔

ناشاد نے مزاحیہ لہجے میں کہا۔

چوکیدار بھی جوزف کی طرح ہٹا کٹا نظر آرہا تھا۔ اس لیے جوزف کے ہاتھوں میں کھجلی ہونے لگی۔ اس نے چپکے سے وہ بنڈل تنویر کے ہاتھ میں دے دیا اور فوراً آگے بڑھ کر چوکیدار کے قریب چلا گیا۔

ذرا ایک منٹ میری بات سنو۔

جوزف نے اسے کہا۔

کیا بات ہے اس نے اکھڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

تم سنو تو سہی۔ دراصل جوزف اسے ایک طرف آڑ میں لے جانا چاہتا تھا۔

چوکیدار جوزف کے ساتھ چل پڑا۔

ایک طرف لے جا کر جوزف نے اسے کہا۔

ذرا سنبھل کر مسٹر

اور پھر چوکیدار کی ناک پر زوردار مکا پڑا اور چوکیدار لڑکھڑا گیا۔

خوب تم میں تو کافی جان معلوم ہوتی ہے۔

مشین گن تو مکے کے دھکے سے گر پڑی تھی۔ جوزف نے ٹھوکر مار کر اسے دور پھینک دیا۔



اب جوزف باکسنگ کے لیے پوری طرح تیار تھا۔ چوکیدار بھی مقابلے میں ڈٹ گیا۔ اس نے جوزف کو مکا مارنا چاہا لیکن جوزف نے اسے ایک ہاتھ سے روک کر دوسرے ہاتھ سے زوردار پنچ مارا اور چوکیدار لڑکھڑا کر زمین پر جا گرا اس کے ناک اور منہ سے خون ابل پڑا تنویر اور ناشاد نے موقع غنیمت سمجھ کر وہیں قریب ہی تیسرا بنڈل بھی دبا دیا اتنی دیر میں جوزف نے چوکیدار کو ادھ موا کر دیا اور پھر جوزف نے اس کا گلا دبا دیا۔

اس کی لاش ایک طرف ڈال کر اب وہ تینوں تیزی سے دوبارہ اپنی

کوٹھڑی کی طرف چل پڑے۔ چلتے چلتے جوزف نے مشین گن بھی اٹھالی جو اس نے تنویر کو دے دی کیپٹن تنویر کی جیب میں وائرلیس پر فریکونسی سیٹ کرنے والا آلہ پڑا تھا۔ اچانک ایک زوردار دھماکہ ہوا۔ دھماکہ بھی کہیں قریب ہی ہوا تھا وہ سمجھ گئے کہ عمران کا منصوبہ کامیاب ہو چکا ہے ابھی کوٹھڑی سے وہ کافی دور تھے۔ اچانک ایک طرف سے گولی چلنے کی آواز آئی اور گولی جوزف کے بازو میں گھستی چلی گئی۔ جوزف نے ایک ہلکی سی چیخ ماری اور پیچھے مڑ کر دیکھا تو دور دفاتر کے قریب ایک چوکیدار ہاتھ میں رائفل لیے کھڑا ہے غالباً ان کو بھاگتے دیکھ کر اس نے گولی چلا دی۔ کیپٹن تنویر نے جوزف کو زخمی دیکھا تو ناشاد کو اشارہ کیا کہ جوزف کو تھام لے اور خود مڑ کر اس چوکیدار کی طرف مشین گن چلا دی۔ ریٹ ریٹ کی مخصوص آواز گونجی اور چوکیدار کا جسم گولیوں کی بوچھاڑ میں قلابازیاں کھانے لگا۔ مشین گن کی آواز سن کر کافی چوکیدار ادھر سے اُدھر نکل آئے۔

لیکن یہ تینوں اتنی دیر میں آڑ میں ہو چکے تھے اچانک ایک بار پھر کان پھاڑ دھماکہ ہوا پھر افراتفری مچ گئی۔

چاروں طرف لوگ سراسیمہ ہو کر بھاگنے لگے۔ یہ تینوں بھی ان میں شامل ہو گئے۔ان کا رخ کوٹھڑی کی طرف تھا۔ تھوڑی دیر میں وہ کوٹھڑی کے قریب پہنچ گئے۔ جوزف نے ایک ہاتھ سے زخمی بازو کو سنبھالا ہوا تھا جس سے لگاتار خون نکل رہا تھا ابھی انہیں کوٹھڑی کے پاس پہنچے چند لمحے ہوئے تھے کہ عمران صفدر اور شکیل بھاگتے ہوئے ان کے قریب پہنچ گئے۔

اب چاروں طرف خطرے کے الارم بج رہے تھے۔

عمران نے آتے ہی تنویر سے پوچھا۔

منصوبہ تیار ہے؟

ہاں، کان، دفاتر اور رہائش گاہ میں۔

ہیلو ٹھیک ہے۔ وائرلیس سیٹ نکالو۔

اور تنویر نے جیب میں ہاتھ ڈالا لیکن وہ چونک پڑا کہ وہ وائرلیس سیٹ بھاگتے ہوئے کہیں گر پڑا تھا۔

کیا ہوا؟ عمران نے تنویر کا رنگ بدلتے ہوئے دیکھ کر کہا۔

وائرلیس سیٹ گم ہے۔

کیا یہ کیسے ہوا اور صفدر کو سارے منصوبہ اور محنت پر پانی پھیرتا نظر آیا۔

معلوم نہیں کہیں گر پڑا۔ تنویر نے اداس ہو کر کہا۔

گر پڑا۔ ارے یہ بھی کوئی شاعر کا دل ہے جو کہیں گر پڑتا۔



میرا دل آپ کے پاؤں میں گر پڑا ہے۔

عمران نے مصرعے کے جوڑ توڑ ہلا دیئے۔

چلو کوئی بات نہیں پیارے اب جولیا کے عشق میں ٹھنڈی آہیں بھرو۔

اب کیا کریں؟ صفدر نے عمران کی بکواس پر دھیان نہ دیتے ہوئے کہا۔

آؤ مل کر پیار کی باتیں کریں

زلف کی، رخسار کی باتیں کریں

عمران نے ایک ہاتھ کان میں رکھتے ہوئے ایک مصرعہ پڑھا۔ سب کے سب اس لیے وقت راگنی پر منہ بن گئے اتنی دیر میں چاروں طرف سپاہی پھیل گئے جن کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔انہوں نے ناکہ بندی کر لی تھی اور اب وہ مشتبہ افراد کو ڈھونڈ رہے تھے۔

جاؤ تنویر اسی راستے واپس جاؤ اور وائرلیس سیٹ ڈھونڈ کر رن وے کی طرف ہمیں آملنا۔

اور تنویر ابھی مڑا ہی تھا کہ ایک شخص تیز تیز قدم اٹھاتا پاس سے گزرا۔

اس نے جاتے جاتے وائرلیس سیٹ عمران کے ہاتھ پر رکھ دیا۔

اور بولا رن وے ایکسٹو۔

یہ یقینا ایکس ٹو کی آواز تھی۔ اگلے ہی لمحے وہ ایک گیلری میں مڑ گیا تھا۔ ایکس ٹو کو یوں آزادی سے ماکازونگا کے ہیڈ کوارٹر میں چلتے پھرتے دیکھ کر صفدر، ناشاد اور تنویر حیران رہ گئے۔ لیکن جلدی ہی وہ سنبھل گئے کیوں کہ اب ایک ایک لمحہ قیمتی تھا۔ وہ فوراً رن وے کی طرف چلے۔ لیکن اب رن وے تک پہنچنا بہت مشکل تھا۔

چاروں طرف ناکہ بندی کر دی گئی تھی اور ہر آدمی کو روک کر اس کی تلاشی لی جا رہی تھی۔ چاہے وہ افسر ہو یا عام مزدور، عمران نے تنویر سے مشین گن لی اور انہیں اشارہ کیا کہ وہ اس سے علیحدہ ہو کر چلیں اور سیدھے رن وے پہنچیں وہاں جولیا نے کوئی نہ کوئی انتظام کیا ہو گا۔

وہ سب آگے بڑھے تو چوکیداروں نے انہیں روکنا چاہا لیکن ریٹ ریٹ کی مخصوص آواز گونجی اور چوکیدار سینے پر ہاتھ رکھے زمین پر تڑپنے لگے۔ بھاگتے بھاگتے انہوں نے بھی چوکیداروں کے ہاتھوں سے مشین گنیں لے لیں اب باقی چوکیداروں نے مورچے سنبھال لیے یہاں بھی صفدر مشین گن لے کر ایک طرف کھڑا ہو گیا اس نے چوکیداروں کے جواب میں فائرنگ کر دی۔ اب چوکیداروں پر دو طرف سے فائرنگ ہو رہی تھی اور باقی لوگ دوسری گیلری سے چھپ کر رن وے کی طرف بڑھ رہے تھے۔ اچانک عمران کی طرف سے ایک زوردار چیخ بلند ہوئی اور فائرنگ بند ہو گئی۔

صفدر سمجھ گیا کہ عمران نے دراصل چال چلی ہے اس نے اور بھی زیادہ شدت سے فائرنگ شروع کر دی۔ تھوڑی دیر میں اس کے پاس راؤنڈ ختم ہو گئے اب اس نے مشین گن پھینکی اور ایک طرف بھاگا۔ لیکن موڑ مڑتے ہی تین آدمیوں نے اسے اپنے شکنجہ میں کس لیا لیکن صفدر تین آدمیوں کے بس کا نہیں تھا چنانچہ اپنی کہنی ایک کی پسلیوں میں اتنے زور سے ماری کہ وہ چیخ مار کر زمین پر بیٹھ گیا دوسرے پر لات چلی، تیسرے کو ٹکر اور پھر وہ تینوں زمین پر پڑے تڑپ رہے تھے اور صفدر آگے بھاگ رہا تھا اندھا دھند مختلف موڑ مڑتا گیا۔

آگے اچانک اسے محسوس ہوا آگے راستہ بند ہے وہ سائیڈ میں مڑ گیا اسے وہی اسلحہ خانہ نظر آیا۔ جہاں سے انہوں نے ڈائنامیٹ وائرلیس سیٹ اور ڈائنامیٹ پر لگانے والی مشین اٹھائی تھی اس بار ساتھ ہی پاور پلانٹ



پھٹنے سے اس کی دیواریں ٹوٹ گئی تھیں اور اسلحہ ہر طرف بکھرا پڑا تھا صفدر جلدی سے ایک بڑے سوراخ سے اندر چلا گیا اس نے ڈائنامیٹ کے تین بنڈل اٹھائے انہیں خالی پیٹیوں کے ڈھیر کے پیچھے رکھ دیئے اور ان پر مشین فٹ کر دی۔

باقی اسلحہ میں سے ایک مشین گن اٹھا کر اس نے ہاتھ میں لے لی۔ دس دستی بم اس نے اپنی جیب میں ڈال لیے اور پھر رن وے کی طرف چل پڑا اب اسلحہ خانہ سے اسے راستہ آتا تھا چنانچہ وہ چھپتا چھپاتا رن وے کے قریب پہنچ گیا۔ رن وے پر تمام پہرہ لگا ہوا تھا۔ ٹیم کے باقی ممبر اور عمران اسے کہیں بھی نظر نہ آئے۔

اچانک اسے جولیا نظر آ گئی ایک ہیلی کاپٹر کے پاس کھڑی وہ حیران نظروں سے چاروں طرف دیکھ رہی تھی افراتفری میں کسی کی نظر اس پر نہ پڑی۔ صفدر نے تیزی سے رن عے کی سڑک پار کی اور چھپتا چھپاتا اس ہیلی کاپٹر کی طرف کھسکنے لگا۔ جس کے قریب جولیا کھڑی تھی جیسے ہی وہ جولیا کے قریب پہنچا جولیا نے اسے دیکھ لیا۔ اس کے چہرے پر خوشی کی لہر دوڑ گئی کیوں کہ اس وقت حالات انتہائی نازک تھے۔ صفدر نے اس کے ہاتھ میں چپکے سے ایک دستی بم دے دیا اور خود ساتھ ہی ایک ٹرک نما گاڑی کے پیچھے گیا تھوڑی دیر میں کیپٹن شکیل، تنویر، ناشاد اور جوزف بھی پہنچ گئے۔ جوزف کا خون بہنا خود بخود بند ہو گیا۔

صفدر تم کنٹرول روم میں جاؤ اور سامنے لگے ہوئے بورڈ میں سرخ رنگ کا بٹن کو دبا دینا اوپر کی جانب رن وے کی چھت ہٹ جائے گی۔ جولیا نے صفدر سے کہا۔

اور صفدر آہستہ آہستہ چلتا ہوا کنٹرول روم میں چلا گیا چوکیدار نے اسے روکنا چاہا لیکن چوکیدار کو پرے ہٹا کر وہ سیدھا آفیسر کے پاس پہنچ گیا۔

ادھر جولیا نے سب کو ہیلی کاپٹر میں بیٹھنے کا اشارہ کیا وہ ایک ایک کر کے ہیلی کاپٹر میں بیٹھ گئے۔ابھی وہ اچھی طرح بیٹھے بھی نہ تھے کہ چوکیداروں کی نظر پڑ گئی۔انہوں نے ہیلی کاپٹر پر گولیاں برسانی شروع کر دیں۔ جولیا بڑی گھبرائی صفدر آفیسر کے نزدیک جا کر سیدھا بورڈ کی طرف بڑھ گیا اور ایک سیکنڈ بعد اس نے سب کے درمیان لگے ہوئے سرخ رنگ کے بٹن کو دبا دیا ہلکی سی گڑگڑاہٹ ہوئی اور رن وے پر لگی ہوئی چھت ایک طرف ہٹ گئی۔صفدر نے یہ سب کچھ اتنی تیزی سے کیا تھا کہ سب حیران بیٹھے کے بیٹھے رہ گئے۔صفدر فوراواپسی کے لیے مڑا جب وہ دروازے کے قریب پہنچا تو سب کو ہوش آیا وہ اسے پکڑنے کے لیے دوڑے لیکن صفدر نے دستی بم عین کھینچ کر کنٹرول روم میں پھینک دیا اور خود باہر نکل گیا۔

ایک زوردار دھماکہ ہوا اور کنٹرول روم کے پرخچے اڑ گئے۔ادھر جیسے ہی چھت ہٹی جولیا نے ہیلی کاپٹر کاپڑا اڑا دیا کیونکہ دشمن چاروں طرف سے ہیلی کاپٹر کو گھیر ادے رہا تھا اب ٹیم میں صفدر اور عمران باقی رہ گئے تھے ایک ایک منٹ قیمتی تھا۔جولیا نے ہیلی کاپٹر کو آہستہ سے اونچا کیا اتنی دیر میں صفدر قریب پہنچ چکا تھا۔اس نے دوڑ کر اڑتے ہوئے ہیلی کاپٹر کو پکڑ لیا اب وہ ہیلی کاپٹر کے نیچے لٹک رہا تھا۔ابھی اس کے پر زمین سے دو تین فٹ ہی اونچے اٹھے تھے کہ ہیلی کاپٹر کو زوردار جھٹکا لگا اور صفدر کے ہاتھ چھوٹ گئے وہ دھڑام سے زمین پہ آ گرا۔دراصل جولیا جلدی سے ہیلی کاپٹر کو کنٹرول نہ کر سکی تھی اس لیے جھٹکا لگا۔

صفدر زمین پر گرتے ہی اٹھ کھڑا ہوا لیکن چاروں طرف سے دشمن نے۔۔۔اسے گھیر لیا۔لیکن صفدر نے دستی بم نکال کر چاروں طرف پھینک دیئے زوردر دھماکے ہوئے اور دشمن کے سپاہیوں کے پرخچے اڑ گئے۔

ہیلی کاپٹر اب کافی اونچا اٹھ چکا تھا۔عمران کا ابھی تک کوئی پتہ نہ تھا اچانک ایک طرف سے عمران ایک آدمی کو



اٹھائے ہوئے آتا نظر آیا۔عمران کا جسم زخمی تھا چہرے پر خراشیں تھیں جس آدمی کو اس نے اپنی کمر پر لاد رکھا تھا وہ بے ہوش معلوم ہوتا تھا۔صفدر نے عمران کے پیچھے ایک اور قد آور بھرے ہوئے جسم والا شخص بھی دوڑتا

ہوا نظر آیا۔اس نے بھی ایک بھاری بھرکم شخص کو کمر پر لادا ہوا تھا۔جولیا کا ہیلی کاپٹر کافی اونچا اٹھ گیا تھا۔ چنانچہ اب وہ ایک اور ہیلی کاپٹر کی طرف لپکے لیکن دشمن کے سپاہیوں نے ایک بار پھر چاروں طرف سے ان پر حملہ کر دیا۔عمران اور اس دوسرے شخص کو جیسے صفدر کی پہچان گیا کہ یہ وہی شخص ہے کہ جس نے انہیں وائرلیس سیٹ دیا تھا اور جو یقیناً ایکس ٹو ہے انہوں نے اپنی کمر پر لادے ہوئے آدمیوں کو زور سے زمین پر پٹخا اور دشمن سے دست بدست لڑنے لگے عمران کے جوہر دیکھنے کے قابل تھے زخمی ہونے کے باوجود بھی وہ بے انتہا پھرتی سے لڑ رہا تھا کہ ادھر ایکس ٹو کے زوردار مکوں نے حشر برپا کر دیا۔صفدر بھی حتی المقدور لڑ رہا تھا کہ اوپر سے جولیا نے انہیں دیکھ لیا اس نے ہیلی کاپٹر کو نیچے اتارا اور کیپٹن شکیل نے مشین گن سے دشمن پر گولیاں برسانی شروع کر دیں۔

حالانکہ صفدر عمران اور ایکس ٹو بھی لڑائی میں شامل تھے لیکن کیپٹن شکیل کا نشانہ اتنا صحیح تھا کہ مجال کہ کوئی گولی ان کو لگتی فائرنگ سے آنے والے گھبرا کر ادھر اُدھر بھاگے۔

جولیا نے ہیلی کاپٹر واپس اتارا اور صفدر، ایکس ٹو اور عمران نے دو آدمیوں کو اٹھا کر ہیلی کاپٹر میں پھینکا اور خود بھی سوار ہو گئے۔اب

ہیلی کاپٹر دوبارہ اٹھنے لگا۔

ابھی تک ہم پر بڑے پیمانے پر حملہ نہیں ہوا اور نہ ہی ہمیں قتل کرنے کی کوشش کی گئی۔ صفدر نے حیران ہوتے ہوئے عمران سے پوچھا۔

دراصل وہ لوگ ماکازونگا کے احکامات کے منتظر ہیں اور ماکازونگا اس وقت بے بس ہوئے ہمارے سامنے پڑے ہیں۔ ماکازونگا کیا یہی ماکازونگا ہیں سب نے حیرت سے کہا۔ جی یہی ہیں جو دنیا پر حکمرانی کے خواب دیکھ رہے ہیں۔

ایکس ٹو ایک طرف چپکے سے بیٹھا تھا سب اس کی طرف چور نظروں سے دیکھ رہے تھے لیکن صاف معلوم ہوتا تھا کہ ایکس ٹو میک اپ میں ہے۔ میک اپ بھی بے ڈھنگا تھا۔ اس کے بے ڈھنگے ہونے کا مقصد ہی یہی تھا کہ سب اچھی طرح پہچان جائیں کہ یہ میک اپ ہے۔

جب ہیلی کاپٹر کافی اونچا نکل گیا تو عمران نے جیب سے وائرلیس سیٹ نکال کر اس پر مخصوص فریکونسی ڈائل کر دی۔ ایک لمحے بعد زوردار دھماکے ہوئے اور پھر نیچے آگ کے شعلے اور پتھر ہوا میں اڑتے نظر آئے۔ ماکازونگا ہیڈ کوارٹر تباہ ہو چکا تھا اور ماکازونگا دونوں عمران کی حراست میں تھے۔ سب نے اطمینان کا سانس لیا اور ہیلی کاپٹر عمران کے ملک کی طرف اڑا چلا جا رہا تھا۔

ختم شد